اللہ جل جلالہ کی پسند و ناپسند

www.KitaboSunnat.com

پروفیسر مولانا محمد رفیق چودھری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ [التوبۃ:4]

"بے شک اللہ پرہیزگاروں کو پسند کرتا ہے۔"

اللہ کی پسند و ناپسند

قرآن و حدیث کی روشنی میں

پروفیسر مولانا محمد رفیق چودھری

www.KitaboSunnat.com

مکتبہ قرآنیات لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب .... اللہ کی پسند و ناپسند

مرتب .... پروفیسر مولانا محمد رفیق چودھری

ناشر .... مکتبہ قرآنیات، یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ،
اردو بازار لاہور۔ پاکستان
فون:5811297، موبائل:0333-4399812

اہتمام .... حافظ تقی الدین

اشاعت اوّل 2005ء

کمپوزنگ .... مکتبۃ الکتاب کمپوزنگ سنٹر 7237886

صفحات 112

قیمت 60 روپے

ملنے کے پتے

مکتبہ قرآنیات، یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار لاہور۔
1۔ کتاب سرائے، الحمد مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار لاہور
2۔ مکتبہ سید احمد شہید، الکریم مارکیٹ، اُردو بازار، لاہور
3۔ مکتبہ محمدیہ، الکریم مارکیٹ، اُردو بازار، لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ○

[التوبہ:4]

"بے شک اللہ تقوے والوں کو پسند کرتا ہے"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ ○

[التوبہ:4]

”اور اللہ ظالموں کو نا پسند کرتا ہے۔“

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حصہ اوّل

اللہ کی پسند

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

حصہ اوّل:......اللہ تعالیٰ کی پسند

1۔ ایمان لانے والے 13
2۔ توبہ کرنے والے 15
3۔ تقویٰ اختیار کرنے والے 21
4۔ اللہ سے محبت کرنے والے 29
5۔ نبی کریم ﷺ کی اطاعت کرنے والے 33
6۔ نیکی کرنے والے 39
7۔ پاک صاف رہنے والے 41
8۔ صبر کرنے والے 43
9۔ توکل کرنے والے 45
10۔ عدل وانصاف کرنے والے 49
11۔ سچی بات کرنے والے 53
12۔ جہاد و قتال کرنے والے 55
13۔ اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والے 61
14۔ مسجدین 64
15۔ جمال 65
16۔ ہمیشہ کیا جانے والا نیک کام 66

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

17۔ نعمت کا اثر 67
18۔ رفق ونرم خوئی 68
19۔ دو نام ۔۔ عبداللہ اور عبدالرحمٰن 70

حصہ دوم:...... اللہ تعالیٰ کی ناپسند

1۔ کافر لوگ 73
2۔ مشرک لوگ 75
3۔ فاسق (نافرمان) لوگ 77
4۔ قول وفعل میں تضاد رکھنے والے 79
5۔ ناشکرے لوگ 82
6۔ حد سے بڑھنے والے (زیادتی کرنے والے) 84
7۔ فساد کرنے والے 86
8۔ ظلم کرنے والے 90
9۔ خیانت کرنے والے 95
10۔ تکبر کرنے والے 97
11۔ میدان جہاد سے بھاگنے والے 99
12۔ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانے والے 100
13۔ سرعام دوسروں کی برائی بیان کرنے والے 102
14۔ فضول خرچی کرنے والے 104
15۔ چند ناپسندیدہ اُمور (سورۂ بنی اسرائیل کی روشنی میں) 107
مآخذ ومصادر 111

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیباچہ

اللہ کی پسند و ناپسند ہر مسلمان کے لیے بہت اہمیت رکھتی ہے کیونکہ اسی معیار پر اس کی کامیابی یا ناکامی کا انحصار ہے۔

اگر بندے اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ کام کریں گے تو وہ ان سے راضی اور خوش ہوگا اور اُن کو مزید نعمتوں اور بھلائیوں سے نوازے گا۔ لیکن اگر وہ اللہ کے ناپسندیدہ کام کریں گے تو وہ اُن سے ناراض ہوگا اور انہیں سزا دے گا۔

ظاہر ہے پہلی صورت میں بندوں کے لیے کامیابی اور فلاح ہے اور دوسری صورت میں اُن کے لیے ناکامی اور خسارا ہے۔

لہٰذا یہ ضروری ہے کہ ہم دنیا اور آخرت میں اپنی کامیابی اور فلاح کے لیے صرف وہی کام کریں جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں اور جن کے کرنے کا اُس نے ہمیں حکم دیا ہے خواہ وہ حکم ہمیں قرآن مجید کے ذریعے سے دیا گیا ہو یا سنت کے ذریعے سے۔

اسی طرح ہمیں دنیا و آخرت میں ناکامی اور خسارے سے بچنے کے لیے ایسے کاموں سے باز رہنا چاہیے جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہیں اور جن سے اس نے ہمیں منع فرمایا ہے۔ خواہ وہ ممانعت قرآن میں کی گئی ہو یا سنت میں۔

ویسے ایمان کا تقاضا بھی یہی ہے کہ ایسے کام کیے جائیں جن سے اللہ اور اس کا رسول ﷺ راضی ہوں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝ ﴾

[التوبہ:62]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اور اللہ اور اس کے رسولؐ زیادہ حق دار ہیں کہ وہ انہیں راضی کریں اگر وہ مومن ہیں۔"

اس کے علاوہ ہر مسلمان اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کا پابند ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ......... ﴾

[النساء: 59]

"اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو۔۔۔"

زیر نظر کتاب میں ایسی بہت سی قرآنی آیات اور احادیث پیش کی گئی ہیں جن میں وضاحت کی گئی ہے کہ کون کون سی چیزیں اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں اور کون کون سی ناپسند۔ اس سلسلے میں حتی الامکان یہ کوشش کی گئی ہے کہ اس موضوع سے متعلق تمام آیات و احادیث جمع کر دی جائیں۔ تاہم یہ ممکن ہے کہ کوئی چیز رہ گئی ہو کیونکہ انسان کے کام میں کوتاہی اور تقصیر ممکن ہے۔ کامل علم صرف ایک علیم و خبیر ہستی کے پاس ہے اور بے عیب ذات صرف اللہ سبحانہٗ کی ذات ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ میری اس حقیر خدمت کو قبول فرمائے۔ اسے لوگوں کے لیے مفید اور بابرکت بنائے۔ ہمیں اُن باتوں سے محفوظ رکھے جو اُس کے نزدیک ناپسندیدہ ہیں اور جن کے کرنے سے وہ ناراض ہوتا اور سزا دیتا ہے۔ اللہ ہمیں وہ کام کرنے کی توفیق دے جو اس کے ہاں پسندیدہ ہیں اور جن سے اس کی رضا اور خوشنودی حاصل کی جاسکتی ہے۔ آمین

والسلام

محمد رفیق چودھری
لاہور

28 دسمبر 2004ء
15 ذوالقعدہ 1425ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حصہ اوّل

اللہ کی پسند

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1۔ ایمان لانے والے

﴿ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴾

[آل عمران:60]

"اور اللہ مومنین کا دوست ہے۔"

اللہ تعالیٰ کو ایمان والے لوگ بہت پسند ہیں۔ وہ اُن کو دوست رکھتا ہے۔ اُن کے کام سنوارتا ہے۔ ہر مشکل میں اُن کی مدد فرماتا ہے اور اُن کو اپنے فضل و کرم سے نوازتا ہے۔

مومنین کے بارے میں چند آیات یہ ہیں:

1۔ ﴿ وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ﴾

[الانفال:19]

"اور یہ کہ اللہ مومنین کے ساتھ ہے۔"

2۔ ﴿ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ﴾

[آل عمران:152]

"اور اللہ مومنین پر فضل کرنے والا ہے۔"

3۔ ﴿ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ﴾

[الروم:47]

"اور مومنین کی مدد کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔"

4۔ ﴿ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ۝ ﴾

[الاحزاب:47]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور مومنوں کو خوشخبری دے دیجیے کہ اُن پر اللہ کا بڑا فضل ہے۔''

اللہ تعالیٰ ایمان کو پسند کرتا ہے اور کفر کو ناپسند کرتا ہے۔ اُسے مومنین پسند اور کفار ناپسند ہیں۔ وہ ایمان والوں سے راضی اور خوش ہوتا ہے اور کافروں پر ناراض ہوتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2۔ توبہ کرنے والے

﴿ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ ۝ ﴾

[البقرة:222]

”بے شک اللہ توبہ کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔“

توبہ کے لفظی معنی پلٹنے، لوٹنے اور رجوع کرنے کے ہیں۔

اصطلاح میں توبہ کہتے ہیں گناہ سے نیکی کی طرف رجوع کرنے کو۔

اللہ تعالیٰ کو توبہ بہت پسند ہے۔ اُس کی ایک صفت ہی اَلتَّوَّابُ ہے جو کہ اسمائے حسنیٰ میں سے ہے اور جس کے معنی یہ ہیں: ”بار بار توبہ قبول فرمانے والا“ علماء نے بیان کیا ہے کہ شریعت میں سچی اور مقبول توبہ وہ ہوتی ہے جس میں کوئی انسان:

1۔ اپنے پہلے کیے ہوئے گناہ پر شرمندہ اور نادم ہو۔

2۔ آیندہ اُس گناہ کے نہ کرنے کا عزم اور پختہ ارادہ کرے۔

3۔ اُس حق کی تلافی کرے جو اُس نے کسی کو نہیں دیا ہے۔

سچی توبہ کرنے والوں کو قرآن مجید میں جنت کی خوشخبری دی گئی ہے۔

1۔ ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ۭ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ ﴾

[التحريم:8]

”اے ایمان والو! اللہ کے آگے سچی توبہ کرو۔ پھر اُمید ہے کہ تمہارا رب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہارے گناہ مٹا دے اور تمہیں جنت کے ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن میں نہریں بہتی ہوں گی۔"

2۔ ﴿ اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ ﴾

[التوبة:112]

"وہ توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد و ثنا کرنے والے، اللہ کی راہ میں چلنے پھرنے والے، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیکی کا حکم دینے والے، برائی سے روکنے والے اور اللہ کی قائم کی ہوئی حدوں کا خیال رکھنے والے ہیں۔ اور اے نبی! ان کو خوشخبری دے دیجیے۔"

توبہ سے متعلق چند اور آیات ملاحظہ ہوں:

1۔ ﴿ اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ○ وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّىْ تُبْتُ الْئٰنَ وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ○ ﴾

[التوبة:18-17]

"اللہ کے ہاں توبہ صرف ان لوگوں کی قبول ہوتی ہے جو نادانی سے کوئی برائی کر بیٹھتے ہیں پھر جلدی ہی توبہ کر لیتے ہیں ایسے لوگوں کو اللہ معاف کر دیتا ہے۔ اور اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ لیکن ان لوگوں کی توبہ قبول نہیں ہوتی جو برابر گناہ کرتے رہیں یہاں تک کہ جب اُن میں سے کسی کی موت کا وقت آ جائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو وہ کہے: اب میں توبہ کرتا ہوں...... اور اسی طرح ان لوگوں کی توبہ بھی قبول نہیں ہوتی جو کفر کی حالت میں مرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔"

2۔ ﴿ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴾ [النور: 31]

"اور اے ایمان والو! تم سب مل کر اللہ کے آگے توبہ کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔"

3۔ ﴿ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ ﴾

"(اللہ) گناہ بخشنے والا ہے۔ توبہ قبول کرنے والا ہے۔ سخت سزا دینے والا اور بڑا فضل کرنے والا ہے۔"

4۔ ﴿ وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُوا عَنِ السَّيِّئَاتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ﴾ [الشوریٰ: 25]

"اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور برائیوں کو معاف کرتا ہے اور وہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔"

5۔ ﴿ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ ﴾ [الحجرات: 12]

"بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔"

اب توبہ کے حوالے سے چند احادیث بھی درج کی جاتی ہیں

1۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اللہ کی قسم! میں روزانہ ستر (70) مرتبہ سے زیادہ استغفار کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔" [صحیح بخاری]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اے لوگو! اللہ کے آگے توبہ کرو، میں خود روزانہ سو (100) دفعہ توبہ کرتا ہوں۔" [صحیح مسلم]

3۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"سارے بنی آدم یعنی انسان خطا کار ہیں اور اچھے خطا کار وہ ہیں جو خطا کرنے کے بعد اللہ سے توبہ کرتے ہیں۔" [ترمذی، ابن ماجہ، دارمی]

4۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ قبول کرتا ہے، جب تک روح حلق میں نہ آئے۔" [ترمذی، ابن ماجہ]

5۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جب کوئی مومن گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ داغ پڑ جاتا ہے پھر اگر وہ توبہ و استغفار کرلے تو یہ داغ صاف ہو جاتا ہے۔ اور اگر وہ مزید گناہ کرتا چلا جائے اور توبہ نہ کرے تو اس کا سارا دل سیاہ اور زنگ آلود ہو جاتا ہے۔ یہی وہ زنگ ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے کہ:

﴿ كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴾

"ہرگز نہیں، بلکہ ان کے گناہوں کی وجہ سے اُن کے دل زنگ آلود ہو گئے ہیں۔" [ترمذی، ابن ماجہ، مسند احمد]

6۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اگر تم گناہ نہ کرتے تو اللہ تمہیں ختم کر دیتا اور تمہاری جگہ ایسے لوگوں کو پیدا فرماتا جو گناہ کرتے اور پھر بخشش مانگتے اور پھر اللہ ان کو معاف کرتا۔" [صحیح مسلم]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

7۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"بے شک اللہ تعالیٰ رات کو ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ دن بھر گناہ کرنے والے توبہ کرلیں۔ اسی طرح وہ دن کو ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات کو گناہ کرنے والے توبہ کرلیں۔ یہاں تک سورج مغرب سے طلوع ہو۔ (گویا قیامت آجانے سے توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا۔) [صحیح مسلم]

8۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جب کوئی بندہ اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہے اور پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔" [بخاری و مسلم]

9۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جب کوئی بندہ توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو اُس شخص سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے جس کی سواری کہیں صحرا میں بھاگ جائے اور اُس پر اُس کے کھانے پینے کا سامان بھی لدا ہوا ہو۔ وہ شخص اپنی سواری کے نہ ملنے پر مایوس ہو جائے۔ وہ اُسے تلاش کرتے کرتے تھک ہار کر کسی درخت کے سائے تلے لیٹ جائے۔ پھر اسی نا اُمیدی کے عالم میں اُسے اچانک اپنی سواری اپنے پاس کھڑی نظر آجائے۔ وہ اُس کی لگام پکڑ لے اور خوشی سے پکارنے لگے:

اے اللہ! تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب ہوں۔

خوشی کی انتہا اور شدت سے اُس کے منہ سے اس طرح غلط الفاظ نکل جائیں۔" [صحیح مسلم]

10۔ حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"ایک شخص نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ فلاں آدمی کو معاف نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اُس کے جواب میں فرمایا:

کون ہے جو میرا نام لے کر قسم اٹھا کر کہتا ہے کہ میں فلاں بندے کو معاف نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کروں گا؟ جس نے اُسے معاف کر دیا اور قسم کھانے والے کی قسم کو جھوٹا ثابت کر دیا۔" [صحیح مسلم]

مذکورہ قرآنی آیات اور احادیث نبوی سے درج ذیل اُمور واضح ہوتے ہیں:

1۔ اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرمانے والا اور بخشنے والا ہے۔

2۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں توبہ اور استغفار کرنے کا حکم دیا ہے۔

3۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہرگز مایوس نہیں ہونا چاہیے۔

4۔ توبہ کرنے والے جنت میں جائیں گے۔

5۔ توبہ و استغفار سے دنیا اور آخرت کی کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

6۔ توبہ سے انسان کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

7۔ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

8۔ توبہ اُس وقت تک قبول ہوتی ہے جب تک بندے کی جان حلق میں نہ آ جائے۔

9۔ انسانوں کے لیے توبہ کا دروازہ اُس وقت تک کھلا ہے جب تک قیامت نہ آ جائے۔ اور سورج مغرب سے طلوع نہ ہو۔

10۔ جب کوئی بندہ توبہ کرتا ہے تو اُس سے اللہ تعالیٰ کو بہت خوشی ہوتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3۔ تقویٰ اختیار کرنے والے

﴿ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ۝ ﴾

[التوبة: 7-4]

”بے شک اللہ تقوے والوں کو پسند کرتا ہے۔“

اللہ تعالیٰ کو تقویٰ پسند ہے۔ جو لوگ تقویٰ اختیار کرتے ہیں، متقی اور پرہیزگار ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ بندے ہیں۔

قرآن مجید میں ساٹھ (60) سے زیادہ مقامات پر تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

اسلام میں تقویٰ اور پرہیزگاری کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ دین کے ہر کام کا مقصد تقویٰ کا حصول ہے۔

تقویٰ کے لفظی معنی بچنے کے ہیں۔ اصطلاح میں تقویٰ دل کی اُس کیفیت کا نام ہے، جس میں اللہ تعالیٰ کو ہر وقت حاضر و ناظر جانتے ہوئے نیکی کی طرف رغبت اور بُرائی سے نفرت ہوتی ہے۔

تقویٰ کا مرکز دل ہے۔ حج کے بارے میں ارشاد ہوا کہ:

﴿ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ۝ ﴾

[الحج: 32]

”اور جو شخص اللہ کے شعائر اور نشانیوں کا احترام کرے گا تو یہ دل کے تقوے کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات ہے۔"

دوسری جگہ فرمایا:

﴿ إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِندَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَىٰ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ۝ ﴾

[الحجرات:3]

"بے شک جو لوگ اللہ کے رسولؐ کے آگے اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں وہ وہی لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے تقوے کے لیے جن لیا ہے۔ ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔"

اس سلسلے میں ایک اور آیت ملاحظہ ہو:

﴿ فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا ۝ ﴾ [الشمس:8]

"پھر اُسے نیکی اور بدی کی تمیز الہام کی۔"

صحیح مسلم میں ہے کہ ایک مرتبہ حضورؐ نے صحابہ کرام کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ:

((اَلتَّقْوٰی هٰهُنَا))

"تقویٰ یہاں ہے۔"

اور یہ کہہ کر آپؐ نے دل کی طرف اشارہ فرمایا۔

ایک دفعہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے تقوے کے بارے میں سوال کیا تو اُنہوں نے کہا:

"کیا آپ کبھی ایسے راستے سے گزرے جہاں جھاڑیاں اور کانٹے وغیرہ ہوں؟

جی ہاں۔ کئی بار گزرا ہوں۔

اُس وقت تمہاری کیفیت کیا ہوتی ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اپنے کپڑوں کو سمیٹ کر اور بچ بچا کر چلتا تھا۔
بس تقویٰ یہی ہے۔"

مطلب یہ تھا کہ انسان زندگی کی راہ پر چلتے ہوئے برائی اور گناہ سے بچتے ہوئے گزر جائے۔

اسلام میں تمام انسان، انسان ہونے کے لحاظ سے برابر ہیں۔ ان میں فضیلت اور برتری کا معیار صرف تقویٰ اور پرہیزگاری ہے۔ حسب ونسب، خاندان، نسل، رنگ، وطن، دولت اور زبان کے امتیازات کو ختم کر کے صرف تقویٰ کو معیارِ فضیلت قرار دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ۚ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝﴾

[الحجرات:13]

"اے لوگو! بے شک ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا۔ اور تمہیں قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کر دیا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ بے شک اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ فضیلت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔ بے شک اللہ جاننے والا اور خبر رکھنے والا ہے۔"

اسلام کے ہر حکم کا مقصد تقویٰ پیدا کرنا ہے۔ چنانچہ روزے کے بارے میں فرمایا:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝﴾ [البقرة:183]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض کیا گیا جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تاکہ تمہارے اندر تقویٰ پیدا ہو۔"

اسی طرح سورۂ بقرہ آیت 21 میں بھی جس کی تشریح اس کتاب کے شروع میں کی گئی ہے ہر عبادت کا مقصد تقویٰ بیان کیا گیا ہے۔

متقی لوگ کون ہیں اور ان کی کیا پہچان ہے؟ قرآن نے اسے بھی واضح کر دیا ہے:

﴿لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ۗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ۖ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝﴾

[البقرة:177]

"نیکی یہ نہیں کہ تم نے عبادت کے وقت اپنا منہ مشرق کی طرف کر لیا یا مغرب کی طرف۔ نیکی یہ ہے کہ لوگ ایمان لائیں اللہ پر، آخرت کے دن پر، فرشتوں پر، اللہ کی کتابوں پر اور اُس کے نبیوں پر۔ جو اللہ کی رضا کے لیے اپنا مال خرچ کریں رشتہ داروں پر، یتیموں پر، محتاجوں پر، مسافروں پر، مانگنے والوں پر اور غلاموں کو آزاد کرانے پر۔ جو نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں۔ جب کوئی عہد کریں تو اُسے پورا کریں۔ کوئی مالی پریشانی ہو یا جسمانی تکلیف ہو تو صبر کریں اور جہاد میں ثابت قدم رہیں۔ ایسے لوگ ہی سچے اور پرہیزگار ہیں۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ متقی لوگوں کا دوست ہے۔

﴿ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴾ [الجاثیة:19]

''اور اللہ پرہیزگاروں کا دوست ہے۔''

3۔ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے:

1۔ ﴿ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴾

[البقرۃ:194]

''اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔''

2۔ ﴿ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ﴾

[النحل:128]

''بے شک اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو پرہیزگار ہیں اور نیکوکار ہیں۔''

3۔ ﴿ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴾

[التوبة:36]

''اور جان لو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔''

4۔ تقوے والے اولیاء اللہ ہیں:

﴿ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴾

[یونس:62-63]

''یاد رکھو، اولیاء اللہ یعنی اللہ کے دوستوں کے لیے نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور انہوں نے تقویٰ اختیار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا۔"

5۔ اللہ تقوے والوں کی مشکل حل کرتا ہے:

1۔ ﴿ وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ﴾

[الطلاق:4]

"اور جو اللہ سے ڈرے گا، اللہ اس کے کام آسان کر دے گا۔"

2۔ ﴿ وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝ وَّ يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ﴾

[الطلاق:2-3]

"اور جو اللہ سے ڈرے گا، اللہ اس کے لیے راہ نکالے گا اُسے وہاں سے رزق دے گا جہاں سے اُسے گمان بھی نہ ہوگا۔"

6۔ اللہ کے ہاں معزز وہ ہے جو متقی ہے:

﴿ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ﴾

[الحجرات:13]

"بے شک اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔"

آخرت کی کامیابی اور جنت کی نعمتیں تقوے والوں کے لیے ہیں:

﴿ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ﴾

[النبا:31]

"بے شک پرہیزگاروں کے لیے کامیابی ہے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ٥ ﴾

[الاعراف:128]

''اور اچھا انجام پرہیزگاروں کے لیے ہے۔''

﴿ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ٥ ﴾

[الدخان:51]

''بے شک پرہیزگار لوگ ایک امن والے مقام پر ہوں گے۔''

﴿ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ نَعِيْمٍ ٥ ﴾

[الطور:17]

''بے شک پرہیزگار لوگ باغوں اور نعمتوں میں ہوں گے۔''

﴿ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ط ﴾

[الزمر:73]

''اور جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہے وہ گروہ در گروہ جنت کی طرف لے جائے جائیں گے۔''

(ب) تقویٰ کے بارے میں احادیث:

احادیث میں بھی تقویٰ اور متقی لوگوں کے بارے میں بڑی فضیلت آئی ہے۔ اس سلسلے میں چند احادیث ملاحظہ ہوں:

1۔ ''اللہ تعالیٰ متقی بندے کو پسند کرتا ہے۔'' [صحیح مسلم، مسند احمد]

2۔ ''اللہ تعالیٰ نیک اور پرہیزگار لوگوں کو پسند کرتا ہے۔'' [ابن ماجہ]

3۔ ''نہ کسی عربی کو عجمی پر اور نہ کسی عجمی کو عربی پر فضیلت ہے سوائے تقویٰ کے۔'' [مسند احمد]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

4۔ حضورؐ نے فرمایا: ''میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی تاکید کرتا ہوں۔''

[ترمذی، ابن ماجہ، مسند احمد]

5۔ ''تقویٰ یہاں (دل میں) ہے۔'' [ترمذی، مسند احمد]

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

16۔ ہمیشہ کیا جانے والا نیک عمل

((اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ اَدْوَمُهَا))
[صحیح مسلم، مسند احمد]

''اللہ تعالیٰ کو وہ نیک کام پسند ہے جو ہمیشہ کیا جائے۔''

ہر نیک کام جو ہمیشہ باقاعدگی کے ساتھ کیا جائے، اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔ نیکی کا کام خواہ بہت معمولی ہی کیوں نہ ہو لیکن اسے بھی اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے۔

مثال کے طور پر ایک شخص روزانہ دو نفل نماز ہمیشہ باقاعدگی سے پڑھتا ہے تو اس کی نیکی اللہ تعالیٰ کو اس سے زیادہ پسند ہے کہ کوئی دوسرا شخص سال بھر میں صرف ایک دا سینکڑوں نوافل ادا کرلے۔

اسی طرح صدقہ و خیرات میں بھی اگر باقاعدگی اختیار کی جائے تو اس کا زیادہ ثواب ہے۔

اس کا سبب یہ ہے کہ جو نیک کام باقاعدہ پابندی سے کیا جائے وہ انسان کی عادت ثانیہ بلکہ اُس کے اخلاق کا ایک حصہ بن جائے گا۔ وہ شخص ہر وقت اس نیکی کا تصور کرے اور اللہ تعالیٰ سے اُس کے ثواب کی اُمید رکھے گا۔ یہی چیز اُس کے ثواب میں اضافے باعث ہوگی۔ اس کے برعکس جس آدمی کو کبھی کبھار کوئی نیک کام کرنے کا جذبہ پیدا ہوگا ویسے روزمرہ زندگی میں وہ اُسے بھلائے رکھے گا تو اس سے اُس کا ثواب نسبتاً کم ہوگا۔

حقیقت یہ ہے کہ دین میں استقامت اور ثابت قدمی کی بڑی اہمیت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

4۔ اللہ سے محبت کرنے والے

﴿ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ ﴾

[المائدۃ:54]

"اللہ اُن سے محبت کرتا ہے اور وہ اُس سے محبت کرتے ہیں۔"

اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو پسند کرتا ہے اور اُن سے محبت بھی کرتا ہے جو اُس سے محبت کرتے ہیں۔

چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۡ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَاۗىِٕمٍ ۭ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴾ [المائدۃ:54]

"اے ایمان والو! تم میں سے جو شخص اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ ایسے لوگ پیدا کر دے گا جو اللہ کو محبوب ہوں گے اور اللہ اُنہیں محبوب ہوگا۔ وہ مسلمانوں کے لیے نرم اور کافروں کے مقابلے میں سخت ہوں گے۔ وہ اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔ یہ اللہ کا فضل ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ وسعت والا اور علم والا ہے۔"

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے صرف وہی لوگ محبت کرتے ہیں جو ایمان والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ﴾

[البقرة:165]

"اور ایمان والے سب سے زیادہ اللہ سے محبت کرتے ہیں۔"

اس سے معلوم ہوا کہ ایمان والوں کو اور چیزوں سے بھی محبت ہو سکتی ہے وہ اپنے والدین سے، اپنی اولاد سے، اپنے رشتہ داروں اور دوستوں سے محبت کر سکتے ہیں لیکن اُن کی ہر محبت اللہ تعالیٰ کی محبت کے تابع ہوتی ہے۔ وہ کسی مخلوق سے ایسی محبت نہیں کر سکتے جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہو۔ اس طرح جہاں کہیں بھی اللہ کی محبت اور غیر اللہ کی محبت میں ٹکراؤ پیدا ہو وہاں وہ اللہ کی محبت کو ترجیح دیتے ہیں۔ گویا اللہ کی محبت اُن کی ہر محبت پر فوقیت رکھتی ہے۔

ایک صحیح حدیث میں ہے کہ:

((مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْاِيْمَانَ))

[ابوداؤد، عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ]

"جس نے اللہ کی خاطر کسی چیز سے محبت کی اور اللہ کی خاطر کسی چیز سے نفرت کی۔ اللہ کی خاطر کسی کو کچھ دیا اور اللہ ہی کی خاطر کسی کو کچھ نہ دیا تو اُس نے اپنا ایمان مکمل کر لیا۔"

اس حدیث سے بھی واضح ہوتا ہے کہ جب بندے کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت ہر چیز سے بڑھ کر ہو گی تو اُس کا ایمان کامل ہو جائے گا۔

یہ بھی فرمایا کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھیں اور رسول ﷺ کی پیروی کریں تو اللہ تعالیٰ بھی ایسے لوگوں سے محبت کرے گا۔

﴿ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

5۔ نبی کریم ﷺ کی اطاعت کرنے والے

اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو پسند کرتا ہے جو اُس کی اطاعت کے ساتھ ساتھ نبی کریم ﷺ کی اطاعت اور اتباع کرتے ہیں۔ایسے لوگ اللہ کے محبوب اور پسندیدہ ہیں۔

چنانچہ قرآنِ مجید میں ہے کہ:

﴿ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ ﴾

[آل عمران:31]

''کہہ دیجئے اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو۔اللہ بھی تم سے پیار کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔اور اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔''

قرآن وحدیث میں اطاعت رسول ﷺ پر بہت زور دیا گیا ہے۔

قرآنی آیات:

اس سلسلے میں سب سے پہلے قرآنی آیات ملاحظہ ہوں:

1۔ ﴿ وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ ﴾

[الحشر:7]

''رسولؐ جو کچھ تمہیں دے، لے لو اور جس چیز سے روکے اُس سے رک جاؤ۔''

2۔ ﴿ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ ..... ﴾

[النساء:59]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسولؐ کی اطاعت کرو۔......"

3۔ ﴿ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ﴾

[النساء:54]

"اور ہم نے جو رسول بھی بھیجا، اس لیے بھیجا کہ اللہ کے حکم سے اُس کی اطاعت کی جائے۔"

4۔ ﴿ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ﴾

[الاحزاب:21]

"بے شک تمہارے لیے اللہ کے رسولؐ (کی زندگی) میں بہترین نمونہ ہے۔"

5۔ ﴿ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝ ﴾

[الاحزاب:71]

"اور جس نے اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کی تو اُس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔"

احادیث اور اطاعتِ رسولؐ:

احادیث میں بھی اطاعتِ رسول ﷺ کے بارے میں تاکید ملتی ہے۔ اس حوالے سے چند احادیث ذیل میں درج کی جاتی ہیں:

1۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"میرا ہر اُمتی جنت میں جائے گا سوائے اُس کے جو نافرمان ہے۔"

عرض کیا گیا: "وہ کون ہے جو نافرمان ہے؟"

فرمایا: "میری اطاعت کرنے والا جنت میں جائے گا مگر جو میری نافرمانی کرتا ہے وہ میرا انکار کرتا ہے (اور وہ دوزخی ہے)"

[صحیح بخاری، مستدرک حاکم]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

''اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے لہٰذا تم حج کیا کرو۔''

یہ سن ایک شخص بولا: اے اللہ کے رسولؐ! کیا ہم ہر سال حج کریں؟

اس پر حضور ﷺ خاموش رہے۔ یہاں تک کہ اس شخص نے اپنا سوال تین مرتبہ دہرایا۔ مگر آپ ﷺ نے خاموشی اختیار کیے رکھی۔

پھر کچھ دیر بعد فرمایا:

''اگر میں ہاں کر دیتا تو ہر سال حج کرنا ضروری ہو جاتا اور پھر تم ہر سال حج کرنے کی طاقت نہ رکھتے۔''

پھر ارشاد فرمایا:

''جب تک میں تمہیں کچھ نہ بتاؤں تم مجھ سے سوال نہ کیا کرو۔ تم سے پہلے بہت سے لوگ زیادہ سوالات کرنے اور انبیائے کرام سے اختلاف کرنے کی وجہ سے تباہ و برباد ہوئے۔ دیکھو! جب میں تمہیں کسی کام کا حکم دوں تو جہاں تک ہو سکے اس کی تعمیل کرو اور جب میں تمہیں کسی چیز سے منع کروں تو تم وہ کام نہ کرو۔''

[صحیح مسلم]

3۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میں نے تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑی ہیں۔ تم جب تک ان دونوں کو مضبوطی سے تھامے رکھو گے کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ ان دو میں سے ایک اللہ کی کتاب (قرآن) ہے اور دوسری چیز اللہ کے رسولؐ کی سنت ہے۔''

[مؤطا امام مالک، مستدرک حاکم]

4۔ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی۔ نماز کے بعد آپ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ہمیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک ایسا جامع اور مؤثر وعظ فرمایا کہ لوگوں کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور دل ڈر گئے۔

ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! آپ ﷺ نے جو نصیحت فرمائی وہ تو الوداعی معلوم ہوتی ہے۔ لہٰذا مزید کوئی وصیت فرما دیں۔ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا:

''میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی تلقین کرتا ہوں۔ مسلمان حکمرانوں کا حکم سننے اور ماننے کی تاکید کرتا ہوں، خواہ وہ سردار کوئی حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ میرے بعد تم میں سے جو شخص زندہ رہے گا وہ لوگوں میں بہت سے اختلافات دیکھے گا۔ اس وقت تمہیں چاہیے کہ میری سنت کی پیروی کرو اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء کے طریقے کو اختیار کرو۔ اس چیز کو تھامے رکھو اور دانتوں کے ساتھ مضبوطی سے پکڑو اور دین میں نئی نئی باتیں پیدا کرنے سے بچو کیونکہ دین میں نئی بات پیدا کرنا بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔''

[ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، مسند احمد]

5۔ مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''آگاہ رہو! مجھے قرآن دیا گیا ہے اور اس جیسی اور چیز (حدیث) بھی دی گئی ہے۔ آئندہ ممکن ہے کہ کوئی خوش حال آدمی جو اپنی مسند پر تکیہ لگائے ہوئے بیٹھا ہو اور کہے کہ تم صرف قرآن کو اختیار کرو اور جو اس میں حرام ہے! اسے حرام سمجھو۔ لیکن یاد رکھو! پالتو گدھا اور کچلیوں والا درندہ تمہارے لیے حلال نہیں۔ اسی طرح ذمی کا گرا پڑا مال بھی تمہارے لیے حلال نہیں۔ سوائے اس کے کہ اس کے مالک کو اس سے کوئی غرض نہ ہو۔ اور جو شخص کسی کے ہاں مہمان ٹھہرے تو وہ اس مہمان کی میزبانی کرے اور جو لوگ اس کی میزبانی نہیں کریں گے تو اس مہمان کو اپنی ضرورت کے مطابق اُن سے لے لینے کا حق ہے۔''

[ابوداؤد، ترمذی، مسند احمد]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

6۔ نبی ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا والی (Governer) بنا کر بھیجا تو فرمایا:

''جب تمہارے سامنے کوئی مقدمہ آئے گا تو فیصلہ کس طرح کرو گے؟

عرض کیا: میں اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔

فرمایا: اگر اس میں اس کے بارے میں کوئی واضح حکم نہ ملا تو؟

عرض کیا: پھر میں رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق فیصلہ کروں گا۔

فرمایا: اگر اس میں بھی تمہیں اس سے متعلق کوئی واضح حکم نہ ملا تو کیا کرو گے؟

عرض کیا: تو پھر میں اجتہاد کروں گا اور اپنی طرف سے صحیح فیصلہ کرنے میں کوئی کسر نہیں اُٹھا رکھوں گا۔

اس پر رسول اللہ ﷺ نے اُن کے سینے پر ہاتھ مار کر شاباش دی اور فرمایا:

''شکر ہے اللہ کا جس نے اپنے رسول کے قاصد کو ایسی بات کی توفیق دی جس سے اللہ کا رسولؐ راضی ہے۔''

[ابوداؤد، ترمذی، دارمی، مسند احمد]

قرآنی آیات اور احادیث نبوی کی اس تفصیل سے ظاہر ہے کہ ہر مسلمان کو اطاعتِ رسول ﷺ کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کو ایسے لوگ بہت پسند ہیں اور وہ ان سے محبت کرتا ہے جو اُس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

6۔نیکی کرنے والے

﴿ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ ﴾

[البقرہ:195]

''بے شک اللہ نیکی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔''

اللہ تعالیٰ کو نیک اور احسان کے کام پسند ہیں۔ ہر نیک اور محسن شخص اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ ہے۔

ہر اچھے اور نیک کام کو نیکی کہتے ہیں۔ اس کا اعلیٰ درجہ احسان کہلاتا ہے۔

نیکی و احسان سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے اور اس پر ثواب عطا فرماتا ہے۔ اسی کے ذریعے انسان اپنے رب کی رضا اور خوشنودی حاصل کرتا ہے۔ اس کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کو برائی ناپسند ہے۔ وہ برائی کرنے والوں سے ناراض ہوتا ہے اور اُن کو برائی کی سزا دیتا ہے۔

قرآن مجید میں کئی مقامات پر نیکی اور احسان والوں کا ذکر آیا ہے۔ چند حوالے درج ذیل ہیں:

1۔ ﴿ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ ﴾

[آل عمران:134-148، المائدہ:93]

''اور اللہ نیکی کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔''

2۔ ﴿ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ ﴾

[البقرۃ:195،المائدہ:13]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"بے شک اللہ نیکی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"

3۔ ﴿ اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ......... ﴾

[النحل:90]

"بے شک اللہ عدل وانصاف کرنے اور نیکی واحسان کرنے کا حکم دیتا ہے......"

4۔ ﴿ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴾

[الاعراف:56]

"بے شک اللہ کی رحمت نیکی کرنے والوں کے قریب ہے۔"

5۔ ﴿ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴾

[العنکبوت:69]

"بے شک اللہ نیکی کرنے والوں کے ساتھ ہے۔"

6۔ ﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴾

[التوبہ:120، یوسف:90]

"بے شک اللہ نیک لوگوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔"

7۔ ﴿ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ط ذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴾

[الزمر:34]

"اُن کے لیے اُن کے رب کے پاس وہ کچھ ہے جو وہ چاہیں گے۔ یہ بدلہ ہے نیکی کرنے والوں کا۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

7۔ پاک صاف رہنے والے

﴿ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ۝ ﴾

[التوبہ:108]

"اور اللہ پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"

﴿ وَ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۝ ﴾

[البقرہ:222]

"اور وہ (اللہ) پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"

اسلام میں صفائی پاکیزگی اور طہارت پر بہت زور دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو ایسے لوگ بہت پسند ہیں جو پاکیزگی اور طہارت کا اہتمام کرتے ہیں۔

صفائی اور پاکیزگی کے حوالے سے اسلام میں درج ذیل احکام و آداب ہیں:

1۔ ایک حدیث میں ہے کہ:

((اَلطَّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ)) [مشکوٰۃ/حدیث:281]

"صفائی اور پاکیزگی ایمان کا حصہ ہے۔"

ایک اور حدیث میں ہے:

((اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ)) [جامع الترمذی]

"بے شک اللہ پاکیزہ ہے اور پاکیزگی کو پسند کرتا ہے۔"

2۔ کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے چاہئیں۔

3۔ جب کوئی شخص سو کر اُٹھے تو جب تک تین بار ہاتھ نہ دھولے، اُسے پانی کے برتن میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاتھ نہیں ڈالنا چاہیے۔کیا معلوم سوتے وقت اس کا ہاتھ کہاں کہاں پڑا تھا۔[صحیح مسلم]

4۔ اگر سوتے میں کسی خواب کی وجہ سے انسان ناپاک ہو جائے تو اس کے لیے غسل کرنا ضروری اور واجب ہے۔

5۔ دانتوں کی صفائی کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔اس کے لیے مسواک کرنا سنت ہے۔اس کے علاوہ ٹوتھ پیسٹ بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

6۔ عام راستے اور کسی درخت کے سائے میں پیشاب یا پاخانہ کرنا منع ہے کیونکہ اس سے راستہ چلنے والوں اور سائے میں بیٹھنے والوں کو ناگواری ہوتی ہے۔

7۔ پیشاب کے چھینٹے جسم اور کپڑوں پر نہیں پڑنے چاہئیں۔

8۔ بول و براز کے بعد استنجا کرنا چاہیے۔اس کے لیے پہلے ڈھیلے یا ٹشو استعمال کیا جائے اور پھر پانی سے دھو لیا جائے۔

9۔ ہفتے میں ایک روز، خاص طور پر جمعے کے دن ہر مسلمان کے لیے مستحب ہے کہ وہ غسل کرے، کپڑے بدلے اور تیل یا خوشبو لگائے۔

10۔ نماز پڑھنے سے پہلے وضو کرنا ضروری ہے۔پانی نہ ہونے کی صورت میں مٹی سے تیمم کیا جا سکتا ہے۔

11۔ ناپاکی کی حالت میں غسل جنابت کرنا ضروری ہے۔

12۔ کپڑوں کو پاک صاف رکھنا چاہیے۔

13۔ کھانے کے برتنوں کی صفائی ضروری ہے۔

14۔ گھر کو صاف ستھرا رکھنا چاہیے۔

مندرجہ بالا اسلامی آداب و احکام کی پابندی کرنے سے جسمانی صحت بھی ٹھیک رہتی ہے، روحانی سکون بھی حاصل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی راضی ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

8۔صبر کرنے والے

﴿ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ۝ ﴾

[آل عمران:146]

"اور اللہ صبر کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"

عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ صبر بے بسی اور بے چارگی کی اُس کیفیت کا نام ہے جب کوئی شخص اپنے دشمن سے کسی مجبوری کی وجہ سے بدلہ نہ لے سکتا ہو۔لیکن یہ صبر کا صحیح مفہوم نہیں ہے۔

عربی زبان میں صبر کے لفظی معنی "روکنے" اور "سہارنے" کے ہیں۔اس کا اصطلاحی مفہوم یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کو پریشانی، گھبراہٹ اور بے قراری سے روکے۔دشمن سے جنگ کے وقت ثابت قدمی اور استقامت دکھائے ۔مشکل حالات کا مردانہ وار مقابلہ کرے۔اپنے موقف پر مضبوطی سے قائم رہے اور تحمل و برداشت سے کام لے۔

اسلامی تعلیمات میں صبر کی بڑی اہمیت اور فضیلت ہے۔قرآن و حدیث میں جا بجا اہل ایمان کو صبر کرنے کی بہت تاکید کی گئی ہے۔حتّٰی کہ رسول اللہ ﷺ کو بھی صبر کرنے کی تلقین کی گئی۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ:

﴿ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ ﴾

[الاحقاف:35]

"اے نبیؐ! آپ صبر کریں جیسے ہمت والے رسولوں نے صبر کیا۔"

ذیل میں صبر کے حوالے سے چند قرآنی آیات دی جا رہی ہیں ان سے صبر کی اہمیت اور فضیلت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1۔ ﴿ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ۝ ﴾ [آل عمران:146]

"اور اللہ صبر کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"

2۔ ﴿ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ ﴾ [البقرة:249]

"بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔"

3۔ ﴿ وَاصْبِرُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ ﴾ [الانفال:46]

"اور صبر کرو۔ بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔"

4۔ ﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ ﴾ [البقرة:153]

"اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد لو۔ بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔"

5۔ ﴿ اِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ ﴾ [الزمر:10]

"بے شک صبر کرنے والوں کو اُن کا اجر بے حساب دیا جائے گا۔"

6۔ ﴿ اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝ ﴾

[الفرقان:75]

"یہی لوگ ہیں جنہیں اُن کے صبر کے بدلے میں جنت کے اُونچے بالا خانے ملیں گے جہاں ان کا استقبال دعا اور سلام کے ساتھ ہوگا۔ وہ اُن میں ہمیشہ رہیں گے۔ وہ کیسی عمدہ جگہ ہے ٹھہرنے کی اور کیسی اچھی جگہ ہے رہنے کی۔"

ان تمام آیات سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو صبر اور صبر کرنے والے لوگ پسند ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

9۔توکل کرنے والے

﴿ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ۝ ﴾

[آل عمران:159]

"بے شک اللہ توکل کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"

توکل کے لفظی معنی "بھروسا کرنے" کے ہیں۔ اصطلاح میں توکل سے مراد اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرنا ہے۔

ہمارے ہاں عام لوگوں اور جھوٹے صوفیوں میں توکل کا یہ مطلب لیا جاتا ہے کہ کسی کام کے لیے کوئی محنت اور کوشش نہ کی جائے اور یہ سمجھا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ کرنا ہوگا وہ خود کر دے گا۔ گویا جو کچھ تقدیر میں ہے وہ ہو کر رہے گا۔ کسی کام کی تدبیر اور اس کے لیے اسباب و وسائل کی کوئی ضرورت نہیں۔

لیکن توکل کا مذکورہ بالا مفہوم سراسر غیر اسلامی ہے۔ اسے توکل کی بجائے تعطل کہنا چاہیے۔

خبر نہیں کیا ہے نام اس کا خدا فریبی کہ خود فریبی
عمل سے فارغ ہوا مسلماں بنا کے تقدیر کا بہانہ

(اقبال)

اسلام میں توکل سے مراد یہ ہے کہ کسی کام کو کرنے کے لیے پوری کوشش کی جائے۔ ساری تدبیریں اختیار کی جائیں۔ سارے وسائل و ذرائع بروئے کار لائے جائیں اور پھر نتیجہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ سے اُمید رکھی جائے کہ وہ ہمارا مددگار ہے۔ ہمیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کامیابی عطا فرمائے گا۔اگر اُسے ہماری کامیابی منظور نہیں تو کوئی اور کامیابی نہیں دے سکتا۔

اس لیے ایک مومن کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے ہر کام میں صرف اللہ تعالیٰ پر بھروسا رکھے۔دل کے اسی یقین کا نام توکل ہے۔مولانا ظفر علی خاں کا ایک شعر ہے:

توکل کا یہ مطلب ہے کہ خنجر تیز رکھ اپنا
پھر انجام اُس کی تیزی کا مقدر کے حوالے کر

اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری رسول حضرت محمد ﷺ کو حکم دیا ہے کہ وہ معاملات میں صحابہ کرام سے مشورہ کریں۔پھر جب کسی کام کے کرنے کا فیصلہ اور عزم کرلیں تو اس کے لیے پوری کوشش کریں۔تمام اسباب و وسائل کام میں لائیں اور پھر نتیجہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیں۔یہ توکل ہے۔اس طرح کا توکل کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے۔چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے کہ:

﴿ وَ شَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ﴾

[آل عمران:159]

''اور آپؐ معاملات میں اُن سے مشورہ کریں۔پھر جب کسی کام کا فیصلہ کرلیں تو اللہ کے بھروسے پر اُسے کرگزریں۔بے شک اللہ اُن لوگوں کو پسند کرتا ہے جو اُس پر توکل کرتے ہیں۔''

توکل اور بھروسے کے حوالے سے ذیل میں چند قرآنی آیات لکھی جاتی ہیں:

1۔ ﴿ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۭ ﴾

[الطلاق:3]

''اور جو اللہ پر بھروسا کرے تو وہ اُس کے لیے کافی ہے۔''

2۔ ﴿ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَ تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴾

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[النسآء:81]

''لہٰذا آپؐ اُن سے منہ موڑ لیں اور اللہ پر توکل کریں۔ اور اللہ ہی بھروسے کے لیے کافی ہے۔''

3۔ ﴿ وَ تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴾

[الانفال:81]

''اور اللہ پر بھروسا کر۔ بے شک وہ سننے والا جاننے والا ہے۔''

4۔ ﴿ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ڶ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴾

[التوبہ:129]

''پھر اگر وہ منہ پھیر لیں تو آپؐ کہہ دیجئے کہ میرے لیے اللہ کافی ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اُسی پر میرا بھروسا ہے اور وہ عرشِ عظیم کا مالک ہے۔''

5۔ ﴿ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ ﴾

[النمل:79]

''لہٰذا آپؐ اللہ پر بھروسا کریں بے شک آپؐ واضح حق پر ہیں۔''

6۔ ﴿ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ۭ ﴾

[الفرقان:58]

''اور آپؐ اُس زندہ خدا پر بھروسا کریں جو لافانی ہے اور اُسی کی حمد و ثنا کے ساتھ تسبیح کریں۔''

7۔ ﴿ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴾

[الشعراء:217]

''اور آپؐ اُس اللہ پر توکل کریں جو بڑا زبردست بھی ہے اور نہایت مہربان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی۔"

احادیث میں بھی توکل کی بڑی فضیلت بیان ہوئی ہے۔

ایک صحیح حدیث میں ہے کہ:

"اگر تم اللہ پر توکل کرو جیسا کہ توکل کرنے کا حق ہے تو اللہ تمہیں اس طرح روزی دے جیسے وہ پرندوں کو روزی دیتا ہے۔ جو صبح کو بھوکے جاتے ہیں اور شام کو سیر ہو کر واپس آتے ہیں۔"

[جامع ترمذی]

اس حدیث میں یہ تعلیم ہے کہ اللہ تعالیٰ پرندوں کو اُن کے گھونسلوں میں روزی نہیں دیتا۔ بلکہ اُن کو بھی گھونسلوں سے اُڑ کر باہر کھیتوں اور باغوں میں جانا پڑتا ہے۔

ایک ضعیف حدیث میں ہے کہ ایک بدوی اونٹ پر سوار ہو کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں اونٹ کو یونہی چھوڑ کر اللہ پر توکل کروں، یا اُسے باندھ کر رکھوں؟

حضور ﷺ نے فرمایا:

"اُسے باندھو اور پھر اللہ پر توکل کر۔"

[ترمذی، شعب الایمان، کنز العمال]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

10۔ عدل وانصاف کرنے والے

﴿ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝ ﴾

[المائدہ:42، الحجرات:9،الممتحنہ:8]

''اور اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔''

اللہ تعالیٰ کو عدل وانصاف بہت پسند ہے۔ جو لوگ عدل وانصاف سے کام لیتے ہیں وہ اللہ سبحانہٗ کے پسندیدہ لوگ ہیں۔

زمین سے آسمان تک کا سارا کارخانہ عدل پر قائم ہے۔ عدل نہ ہو تو یہ سارا عالم درہم برہم ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ کی ایک صفت ''العدل'' یعنی عادل ہونا بھی ہے جو کہ اسمائے حسنٰی میں سے ہے۔

مسلمان کے لیے ہر معاملے میں عدل وانصاف سے کام لینا ضروری ہے۔ اس سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو ظلم ناپسند ہے، اور وہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔

عدل وانصاف کی راہ میں درج ذیل چیزیں رکاوٹ نہیں بننی چاہئیں۔

خواہش پرستی، اقربا نوازی، دباؤ، لالچ، رشوت اور سفارش۔

قرآنی آیات:

عدل وانصاف کے بارے میں چند قرآنی آیات درج ذیل ہیں:

1۔ ﴿ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ......... ﴾

[النحل:90]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''بے شک اللہ عدل وانصاف کرنے کا حکم دیتا ہے۔''

2۔ ﴿ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّ عَدْلًا ﴾

[الانعام:116]

''اور تمہارے رب کی بات پوری سچی ہے اور صحیح انصاف کی ہے۔''

3۔ ﴿ فَإِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً ﴾

[النسآء:3]

''پھر اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ (بیویوں میں) انصاف نہیں کر سکو گے تو ایک ہی سے نکاح کرو۔''

4۔ ﴿ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ﴾

[الانعام:153]

''اور ناپ تول میں پورا انصاف کرو۔''

5۔ ﴿ اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ﴾

[المائدہ:8]

''انصاف کرو، یہی تقوے سے زیادہ قریب ہے۔''

6۔ ﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ﴾

[المائدہ:8]

''اے ایمان والو! اللہ کے لیے قائم رہنے والے اور انصاف کے ساتھ گواہی دینے والے بنو۔''

احادیث:

اب عدل وانصاف کے حوالے سے چند احادیث ملاحظہ ہوں:

1۔((اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَّوْمَ الْقِيَامَةِ)) [بخاری ومسلم عن ابن عمرؓ]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"ظلم (کی وجہ سے) قیامت کے دن (ظلم کرنے والا) اندھیروں میں ہوگا۔"

2۔((إيَّاكَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَإِنَّمَا يَسْأَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى حَقَّهُ ، وَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمْنَعُ ذَا حَقٍّ حَقَّهُ))

[شعب الایمان، بیہقی]

"مظلوم کی بد دعا سے بچو، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنا حق مانگتا ہے اور اللہ تعالیٰ کسی حقدار کے حق کو نہیں روکتا۔"

3۔ ایک صحیح حدیث میں سات ایسے اشخاص کا ذکر کیا گیا ہے جن کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی رحمت کا سایہ نصیب ہوگا۔ ان ساتوں میں سے ایک وہ شخص ہوگا جو عادل حکمران ہوگا۔"

اسلام میں قاضی کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ عدل وانصاف سے فیصلہ کرے۔ ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ عادل ہو لیکن حکمران کے لیے عادل ہونا اور بھی ضروری ہے۔

اس ساری تفصیل سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ عدل وانصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے اور ظلم وزیادتی کرنے والوں کو ناپسند کرتا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

11۔ سچی بات کرنے والے

((اَحَبُّ الْحَدِیْثِ اِلَی اللّٰہِ اَصْدَقُہٗ))

[صحیح بخاری]

"اللہ تعالیٰ کو سچی بات سب سے زیادہ پسند ہے۔"

انسان کی اخلاقی خوبیوں میں سب سے بڑی خوبی اُس کا سچ بولنا ہے۔ دل اور زبان کا ایک دوسرے کے مطابق ہونا سچائی ہے۔

جو سچ بولتا ہے اُس کے لیے نیکی کی راہ آسان ہو جاتی ہے اور جو جھوٹ بولتا ہے اس کا دل ہر برائی کا گھر بن جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے زیادہ سچا کوئی نہیں۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

﴿ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ حَدِیْثًا ۝ ﴾ [النسآء:87]

"اور کون اللہ سے زیادہ سچا ہے؟"

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ قِیْلًا ۝ ﴾ [النسآء:122]

"اور اللہ سے زیادہ سچا کون ہو سکتا ہے؟"

قرآن میں اہل ایمان کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ سچوں کے ساتھ رہیں۔ سورۃ التوبہ میں ہے کہ:

﴿ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ۝ ﴾

[التوبہ:119]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔"

سچائی کی کئی قسمیں ہیں:

1۔ زبان کی سچائی

2۔ دل کی سچائی

3۔ عمل کی سچائی

جھوٹ ایک طرح کی منافقت ہے۔ بخاری ومسلم کی ایک متفق علیہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جس شخص میں چار باتیں ہوں وہ پکا منافق ہے۔ اور جس میں ان میں سے کوئی ایک بات ہو تو اس میں نفاق کی ایک نشانی پائی جاتی ہے جب تک وہ اسے چھوڑ نہ دے۔ وہ چار باتیں ہیں:

1۔ جب امانت اُس کے سپرد کرے تو اسے پورا نہ کرے۔

2۔ جب وہ بات کرے تو جھوٹ بولے۔

3۔ جب وہ کوئی وعدہ کرے تو اسے پورا نہ کرے۔

4۔ اور جب وہ جھگڑا کرے تو حق کے خلاف بات کہے (اور گالی گلوچ دے) اسی طرح ایک اور حدیث میں ہے کہ:

"سچا بولنا نیکی کی راہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت میں لے جاتی ہے۔ اور آدمی سچ بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ کے ہاں صدیق لکھ دیا جاتا ہے۔ اور جھوٹ برائی کا راستہ بتاتا ہے اور برائی دوزخ کی طرف لے جاتی ہے۔ اور آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے ہاں جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔"

[صحیح بخاری]

لہٰذا ہمیں ہمیشہ سچ بولنا چاہیے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

12۔ جہاد و قتال کرنے والے

﴿ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ۝ ﴾ [الصف:4]

"بے شک اللہ اُن لوگوں کو پسند کرتا ہے جو اُس کی راہ میں اس طرح مل کر لڑتے ہیں گویا سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔"

اللہ تعالیٰ اُن ایمان والوں کو پسند کرتا ہے جو اُس کی راہ میں اُس کے دین کی سربلندی اور غلبے کی خاطر کافروں سے جہاد کرتے ہیں۔ اس جہاد و قتال میں خواہ وہ شہید ہو جائیں یا فتح یاب ہوں دونوں حالتوں میں اللہ اُن سے محبت رکھتا اور راضی ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بندے کی طرف سے اللہ کی خاطر جان اور مال قربان کر دینا اللہ کو بہت پسندیدہ ہے۔ اور اس نے اس کے صلے میں غازیوں اور شہیدوں سے آخرت میں جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوا کہ:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَ يُقْتَلُوْنَ ۫ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَ الْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ؕ وَ مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ؕ وَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ ﴾

[التوبہ:111]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"بے شک اللہ نے مومنوں سے اُن کے جان و مال خرید لیے ہیں کہ وہ اُنھیں ان کے بدلے میں جنت دے گا۔ وہ اللہ کی راہ میں دوسروں کو ہلاک کرتے ہیں اور خود بھی شہید ہوتے ہیں۔ یہ اللہ کے ذمے ایک پکا وعدہ ہے جو توریت، انجیل اور قرآن میں لکھا ہوا ہے اور اللہ سے بڑھ کر اپنے وعدے کو پورا کرنے والا کون ہے؟ لہٰذا تم اس سودے پر جو تم نے اللہ کے ساتھ کیا ہے، خوشیاں مناؤ اور یہی ہے سب سے بڑی کامیابی۔"

ایک مومن جب اللہ کی راہ میں اپنی جان قربان کرتا ہے تو دراصل وہ اللہ پر کوئی احسان نہیں کرتا کیونکہ اس کی جان اللہ کی دی ہوئی ہے۔

جان دی ، دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

قرآن مجید میں اور بھی کئی مقامات پر یہ بات واضح کی گئی ہے کہ جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور اللہ کی راہ میں جہاد و قتال کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن سے راضی اور خوش ہوتا ہے۔

ایک مقام پر فرمایا:

﴿ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ۝ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَ رِضْوَانٍ وَّ جَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِيْمٌ۝ ﴾

[التوبة: 20 تا 22]

"جو لوگ ایمان لائے، انھوں نے ہجرت کی اور اللہ کے راستے میں اپنے جان و مال سے جہاد کیا، اُن کا درجہ اللہ کے ہاں بہت بڑا ہے اور یہی لوگ کامیاب ہیں۔ اُن کا رب انھیں خوشخبری دیتا ہے اپنی رحمت اور خوشنودی کی اور ایسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باغوں کی جن میں اُن کے لیے دائمی نعمتیں ہوں گی۔ وہ اُن میں ہمیشہ رہیں گے بے شک اللہ کے پاس بڑا اجر ہے۔"

ان آیات میں ایمان لانے والوں، اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں اور اللہ کی راہ میں جہاد و قتال کرنے والوں کا ذکر ہے کہ اللہ اُن سے راضی اور خوش ہے۔ وہ اُن کو پسند کرتا ہے اور اُن کے ان نیک کاموں کے صلے میں جنت کی بشارت دیتا ہے۔

ایک اور مقام پر ارشاد ہوا کہ:

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴾

[المائدہ:54]

"اے ایمان والو! تم میں سے جو شخص اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ کو کوئی پروا نہیں۔ وہ اور ایسے لوگ پیدا کر دے گا جو اللہ کو محبوب ہوں گے اور اللہ اُن کو محبوب ہوگا۔ وہ مسلمانوں کے لیے نرم اور کافروں کے مقابلے میں سخت ہوں گے۔ وہ اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔ یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ اور اللہ وسعت والا اور علم والا ہے۔"

اس آیت میں بھی اللہ کی راہ میں جہاد و قتال کرنے والوں کو اللہ کا محبوب اور پسندیدہ قرار دیا گیا ہے۔

احادیث:

اب جہاد و قتال کے سلسلے میں چند احادیث کے حوالے بھی ملاحظہ فرمائیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1۔ ”اللہ کی راہ میں سرحدوں پر ایک پہرہ دینا بہتر ہے دنیا سے اور جو کچھ دنیا میں ہے اُس سب سے۔“ [بخاری ومسلم عن سہل بن سعدؓ]

2۔ ”اللہ کی راہ میں جہاد میں صبح کو جانا اور شام کو جانا، دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اُس سے بہتر ہے۔“ [بخاری ومسلم عن انسؓ]

3۔ ”اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے مجاہد کی مثال اس شخص کی ہے جو روزے رکھتا ہو، قیام کرتا ہو، قرآن کی تلاوت کرتا ہو، روزے اور (نفل) نماز میں کوتاہی نہیں کرتا۔ یہاں تک کہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والا مجاہد واپس لوٹ آئے۔“

[بخاری ومسلم، عن ابی ہریرہؓ]

4۔ اللہ تعالیٰ نے ضمانت دی ہے کہ جو شخص اللہ کے راستے میں جہاد کے لیے نکلتا ہے، اس کو صرف مجھ پر اور پیغمبروں پر ایمان کا جذبہ گھر سے باہر نکالتا ہے تو میں ایسے شخص کو ثواب یا مال غنیمت کے ساتھ واپس لاؤں گا یا اُسے جنت میں داخل کروں گا۔“

[بخاری ومسلم، عن ابی ہریرہؓ]

5۔ اُس ذات کی قسم، جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ کچھ مسلمان ایسے ہیں جو مجھ سے پیچھے رہنے کو پسند نہیں کرتے۔ مگر میں اُن کے لیے سواریوں کا انتظام نہیں کر پاتا۔ میں کبھی کسی لشکر سے پیچھے نہ رہوں جو اللہ کے راستے پر جہاد کے لیے نکلتا ہے۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں پسند کرتا ہوں کہ میں اللہ کے راستے میں قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں۔“

[بخاری ومسلم، عن آبی ہریرہؓ]

6۔ جس شخص کے قدم اللہ کے راستے میں غبار آلود ہوں تو اس پر دوزخ کی آگ حرام ہے۔“ [صحیح بخاری، عن ابی عبسؓ]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

7۔ جو شخص جنت میں داخل ہو گیا وہ دنیا میں واپس آنا پسند نہیں کرے گا اگرچہ اُسے ساری زمین کی دولت حاصل ہو، سوائے شہید کے جو آرزو کرے گا کہ واپس دنیا میں جائے اور دس بار شہید ہو۔ کیونکہ اُسے شہید کے مقام و مرتبے کا پتہ چل جائے گا۔"

[بخاری و مسلم۔ عن انسؓ]

8۔ جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ نہ اُس نے جہاد کیا اور نہ اُس کے دل میں جہاد کا خیال آیا تو وہ ایک قسم کی منافقت کی حالت میں مرا۔" [صحیح مسلم، عن ابی ہریرةؓ]

مذکورہ قرآنی آیات اور احادیث نبوی سے واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ کو کافروں کے خلاف جہاد و قتال پسند ہے اور وہ ان مجاہدوں کو پسند کرتا ہے جو اُس کی راہ میں اپنی جان اور اپنے مال قربان کر دیتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

13۔ اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والے

اللہ تعالیٰ ایسے ایمان والوں کو پسند کرتا ہے اور اُن سے راضی اور خوش ہوتا ہے جو اُس کی راہ میں ہجرت کرتے ہیں۔ ہجرت کرنے والے اللہ کے پسندیدہ لوگ ہیں۔ اللہ کے ہاں اُن کا بڑا درجہ اور مرتبہ ہے اور آخرت میں وہ جنت کے حق دار ہوں گے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

﴿ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝ یُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَ رِضْوَانٍ وَّ جَنّٰتٍ لَّهُمْ فِیْهَا نَعِیْمٌ مُّقِیْمٌ ۝ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝ ﴾

[التوبہ: 20 تا 22]

”جو لوگ ایمان لائے، اُنھوں نے ہجرت کی اور اللہ کے راستے میں اپنے جان و مال سے جہاد کیا، اُن کا درجہ اللہ کے ہاں بہت بڑا ہے اور یہی لوگ کامیاب ہیں۔ ان کا رب اُنھیں خوشخبری دیتا ہے اپنی رحمت اور خوشنودی کی اور ایسے باغوں کی جن میں اُن کے لیے دائمی نعمتیں ہوں گی۔ وہ اُن میں ہمیشہ رہیں گے بے شک اللہ کے پاس بڑا اجر ہے۔“

سورۃ التوبہ کے ایک اور مقام پر جہاں مہاجرین اور انصار کا ذکر آیا ہے وہاں پر بھی اللہ کی خاطر ہجرت کرنے والے مہاجرین سے اللہ تعالیٰ کے راضی اور خوش ہونے کا تذکرہ ہے۔

﴿ وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِیْنَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝﴾ [التوبہ:100]

''مہاجرین اور انصار میں جو لوگ سب سے مقدم ہیں اور وہ جنہوں نے خوبی کے ساتھ ان کی پیروی کی، اللہ اُن سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔ اللہ نے اُن کے لیے ایسے باغ تیار کر رکھے ہیں جن میں نہریں بہتی ہوں گی۔ وہاں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہی بڑی کامیابی ہے۔''

ایک اور آیت میں فرمایا:

﴿ وَ الَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ؕ﴾ [النحل:41]

''اور جن مظلوم لوگوں نے اللہ کی خاطر ہجرت کی اُنہیں ہم ضرور دنیا میں عمدہ جگہ دیں گے۔''

ہجرت کے لفظی معنی چھوڑ دینے کے ہیں۔ اصطلاح میں دین کی خاطر اپنا وطن چھوڑ دینا ہجرت کہلاتا ہے۔ اگر کسی جگہ سے کفار مسلمانوں کو نکال دیں تو یہ بھی ہجرت ہے۔ ہجرت کا اصل مقصد اپنے دین کا تحفظ ہے۔

ہجرت کا مفہوم بہت وسیع ہے۔ اس میں دین کی خاطر وطن چھوڑنا بھی ہجرت ہے۔ نفسانی خواہشات، برے اخلاق اور بری عادتوں کو چھوڑنا بھی ہجرت میں شامل ہے جیسا کہ قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ قول نقل ہوا ہے کہ:

﴿ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّيْ ؕ﴾ [العنکبوت:26]

''بے شک میں اپنے رب کی طرف ہجرت کرتا ہوں۔''

اسی طرح ایک حدیث میں بھی ہے کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ وَرَسُوْلُهُ))

[صحیح بخاری، کتاب الایمان]

"اور اصل مہاجر وہ ہے جو اُن چیزوں کو چھوڑ دے جن سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے منع کیا ہے۔"

پھر جیسا کہ ہر عمل کے لیے نیت کا خالص ہونا شرط ہے، ہجرت کے مقبول عمل اور نیکی ہونے کے لیے بھی اخلاصِ نیت پہلی شرط ہے۔ صرف اُسی ہجرت کا ثواب ملے گا جو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کی خاطر کی جائے گی۔

غور سے دیکھا جائے تو ہجرت بھی جہاد ہی کا ایک حصہ ہے اور اس کا مقصد اللہ کے دین کی سربلندی ہے۔

ایک حدیث کے مطابق ہجرت کرنے سے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

((اَلْهِجْرَةُ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا)) [صحیح مسلم، کتاب الایمان]

"ہجرت سابقہ گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔"

جب ہجرت کرنی ضروری ہو جائے تو پھر ہجرت نہ کرنا گناہ ہے اور اللہ تعالیٰ کو یہ ناپسند ہے۔

نبی ﷺ کے زمانے میں تین ہجرتیں ہوئی ہیں:

1۔ ہجرت حبشہ (پہلی)

2۔ ہجرت حبشہ (دوسری)

3۔ ہجرت مدینہ

خود رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکے سے یثرب (مدینے) کی طرف ہجرت فرمائی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

14۔ مسجدیں

((اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰہِ مَسَاجِدُھَا))

[صحیح مسلم، صحیح ابن خزیمہ۔]

"اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ جگہیں مسجدیں ہیں۔"

اللہ سبحانہٗ کو تمام جگہوں سے زیادہ مسجدیں پسند ہیں کیونکہ وہاں اس کا ذکر کثرت سے ہوتا ہے۔ اس کی عبادت ہوتی ہے۔ تسبیح وتہلیل ہوتی ہے۔

ایک متفق علیہ حدیث کے مطابق دنیا میں سب سے زیادہ عظمت واحترام والی مسجدیں تین ہیں:

1۔ مسجد حرام (خانہ کعبہ کی مسجد)

2۔ مسجد اقصیٰ (بیت المقدس کی مسجد)

3۔ مسجد نبوی (مدینہ منورہ)

اور ان تینوں مساجد کی طرف ثواب اور عبادت کی نیت سے سفر کرنا جائز بلکہ پسندیدہ اور مستحسن ہے۔

آج دنیا بھر میں لاکھوں کروڑوں مساجد موجود ہیں۔ اسلام میں مسجد صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کا مقام ہی نہیں ہے بلکہ اس کی حیثیت ایک اجتماعی مرکز کی ہے۔ مسجد بیک وقت ایک عبادت گاہ ہے، ایک مدرسہ ہے، ایک تربیت گاہ ہے، دعوت وتبلیغ کا مرکز ہے، عدالت ہے، پارلیمنٹ ہاؤس ہے اور ایوانِ حکومت ہے۔

مسجد میں نماز پڑھنے کا ثواب مسجد کے بغیر نماز پڑھنے کے ثواب سے زیادہ ہے۔

مسجدوں کو پاک صاف رکھنا اور آباد کرنا ضروری بھی ہے اور بڑے ثواب کا کام بھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

15۔ جمال

((إِنَّ اللّٰهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالُ))

[صحیح مسلم، ترمذی، مسند احمد]

”بے شک اللہ جمال والا ہے، وہ جمال کو پسند کرتا ہے۔“

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عمدہ لباس، حسن و جمال، زیب و زینت اور جسم کی ظاہری آرائش و پاکیزگی کو بھی اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے۔

مذکورہ بالا حدیث کا پس منظر یہ ہے کہ ایک دفعہ ایک خوبصورت آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ:

”مجھے یہ بات پسند ہے کہ میرے کپڑے اور جوتے اچھے ہوں۔“

یہ سن کر حضور ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالُ))

”اللہ جمال والا ہے اور وہ جمال کو پسند کرتا ہے۔“

لیکن یاد رہے جس حسن و جمال، زیب و زینت اور عمدہ لباس سے غرور و تکبر پیدا ہو وہ اللہ تعالیٰ کو ہرگز پسند نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

16۔ ہمیشہ کیا جانے والا نیک عمل

((أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللهِ أَدْوَمُهَا))

[صحیح مسلم، مسند احمد]

"اللہ تعالیٰ کو وہ نیک کام پسند ہے جو ہمیشہ کیا جائے۔"

ہر نیک کام جو ہمیشہ باقاعدگی کے ساتھ کیا جائے، اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔ نیکی کا یہ کام خواہ بہت معمولی ہی کیوں نہ ہو لیکن اسے بھی اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے۔

مثال کے طور پر ایک شخص روزانہ دو نفل نماز ہمیشہ باقاعدگی سے پڑھتا ہے تو اس کی یہ نیکی اللہ تعالیٰ کو اس سے زیادہ پسند ہے کہ کوئی دوسرا شخص سال بھر میں صرف ایک دن سینکڑوں نوافل ادا کرلے۔

اسی طرح صدقہ وخیرات میں بھی اگر باقاعدگی اختیار کی جائے تو اس کا زیادہ ثواب ملتا ہے۔

اس کا سبب یہ ہے کہ جو نیک کام باقاعدہ پابندی سے کیا جائے وہ انسان کی عادت ثانیہ بلکہ اُس کے اخلاق کا ایک حصہ بن جائے گا۔ وہ شخص ہر وقت اس نیکی کا تصور کرے گا اور اللہ تعالیٰ سے اُس کے ثواب کی اُمید رکھے گا۔ یہی چیز اُس کے ثواب میں اضافے کا باعث ہوگی۔ اس کے برعکس جس آدمی کو کبھی کبھار کوئی نیک کام کرنے کا جذبہ پیدا ہوگا اور ویسے روزمرہ زندگی میں وہ اُسے بھلائے رکھے گا تو اس سے اُس کا ثواب نسبتاً کم ہوگا۔

حقیقت یہ ہے کہ دین میں استقامت اور ثابت قدمی کی بڑی اہمیت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

7: نعمت کا اثر

((اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ اَنْ یُّرٰی اَثَرُ نِعْمَتِہٖ عَلٰی عَبْدِہٖ))

[ترمذی، مسند احمد]

''بے شک اللہ تعالیٰ یہ پسند کرتا ہے کہ کسی بندے پر اس کی طرف سے کوئی فضل وکرم ہو تو اُس کا اثر اُس پر نظر آئے۔''

اسی طرح جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے پر کوئی فضل کرے یا کوئی نعمت عطا فرمائے یا اُسے خوش حالی دے تو اُسے اس طرح رہنا چاہیے کہ دیکھنے والوں کو بھی نظر آئے کہ اس پر اللہ تعالیٰ نے کرم کیا ہے۔ ایسا کرنا بھی شکر کا ایک تقاضا ہے۔ ایک اور حدیث میں ایک صحابی کی روایت ہے کہ:

''میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے بہت ہی معمولی قسم کا لباس پہن رکھا تھا جسے دیکھ کر حضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

''کیا تمہارے پاس کچھ مال و دولت ہے؟''

میں نے عرض کیا: ''جی ہاں۔''

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے پاس کس قسم کا مال ہے؟''

میں نے عرض کیا: ''مجھے اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کا مال دے رکھا ہے۔ اونٹ، گائے، بیل، بھیڑ، بکریاں، گھوڑے، غلام، لونڈیاں سب کچھ ہے۔''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''جب اللہ تعالیٰ نے تمہیں مال و دولت سے نوازا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا اثر بھی تمہارے اُوپر نظر آنا چاہیے۔'' [سنن نسائی، مسند احمد]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

18۔ رفق اور نرم خوئی

((اِنَّ اللّٰہَ رَفِیْقٌ یُّحِبُّ الرِّفْقَ))

[بخاری، مسلم، ابوداؤد، مسند احمد]

"بے شک اللہ تعالیٰ نرم خو ہے اور نرم خوئی کو پسند کرتا ہے۔"

((اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الرِّفْقَ فِی الْاَمْرِ کُلِّہٖ))

[بخاری، مسلم، ترمذی، مسند احمد]

"بے شک اللہ تعالیٰ ہر معاملے میں نرم خوئی کو پسند کرتا ہے۔"

معاملات میں سختی برتنے کی بجائے نرمی برتنے کو رفق اور نرم خوئی کہا جاتا ہے۔ بات میں نرمی، سمجھانے میں نرمی اور لین دین میں نرمی رفق اور نرم خوئی ہیں اور اللہ تعالیٰ کو یہ رفق اور نرم خوئی پسند ہے۔

اللہ تعالیٰ خود "رفیق" ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ وہ ہر حال میں اپنے بندوں سے نرمی اور شفقت سے معاملہ کرتا ہے اُن کو روزی دیتا ہے، اُن کی ضروریات پوری کرتا ہے خواہ وہ اُس کی اطاعت کریں یا نہ کریں۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کے بارے میں فرمایا ہے کہ:

﴿ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَا انْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۠ ﴾

[آل عمران:159]

"یہ اللہ کی بڑی رحمت ہے کہ آپ (ﷺ) ان لوگوں کے لیے بہت نرم ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر آپ (ﷺ) تند خو اور سخت دل ہوتے تو یہ لوگ آپ (ﷺ) کے پاس سے بھاگ جاتے۔"

حضور ﷺ چونکہ ایک مبلغ اور داعی تھے اور دعوت و تبلیغ کے لیے نرمی اور اور نرم خوئی ضروری ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو نرم مزاج بنا کر بھیجا، سخت مزاج بنا کر نہیں بھیجا۔

ایک صحیح حدیث میں ہے کہ:

"رفق یعنی نرمی جس چیز میں ہو اُسے زینت دیتی ہے اور جس چیز سے اسے الگ کرلیا جائے اُسے بدنما بنا دیتی ہے۔"

[صحیح مسلم]

حضور ﷺ صحابہ کرام سے فرمایا کرتے تھے کہ:

"آسانی کرو، سختی نہ کرو۔"

[صحیح بخاری]

البتہ جہاں دین میں سختی کرنے کا حکم ہے وہاں سختی کی جائے گی جیسے شرعی حدود اور سزاؤں میں نرمی نہیں برتی جائے گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

19۔ دو نام:...... عبداللہ اور عبدالرحمٰن

((اَحَبُّ الْاَسْمَاءِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ : عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ))

[ترمذی، نسائی، ابوداؤد، دارمی، مسند احمد]

"اللہ تعالیٰ کو دو نام سب سے زیادہ پسند ہیں: عبداللہ اور عبدالرحمٰن۔"

اسلام میں والدین کا فرض ہے اور یہ بچے کا حق بھی ہے کہ اُس کا کوئی اچھا سا نام رکھا جائے۔

اس سلسلے میں درج ذیل احادیث ملاحظہ ہوں:

1۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"باپ پر بچے کا حق یہ ہے کہ وہ اس کا کوئی اچھا سا نام رکھے اور اس کو ادب سکھائے۔" [شعب الایمان، بیہقی]

2۔ حضرت ابوداؤد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"قیامت کے دن تم اپنے اور اپنے آباء (باپ دادے) کے ناموں سے پکارے جاؤ گے۔ لہٰذا تم اچھے نام رکھا کرو۔" [سنن ابی داؤد، مسند احمد]

3۔ ایک حدیث میں ہے کہ:

"نبیوں کے نام پر نام رکھا کرو۔" [سنن ابی داؤد]

4۔ اللہ تعالیٰ کے زیادہ پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان ناموں میں بندے کی بندگی کا اور اللہ کی توحید کا اعلان ہے اور یہ چیز اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے کہ بندہ اُس کا بندہ ہونے کا اعتراف کرے اور توحید کے عقیدے کو اختیار کرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حصہ دوم

اللہ کی ناپسند

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1۔ کافر لوگ

﴿ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۝ ﴾

[آل عمران:32،الروم:45]

”اور اللہ کافروں کو پسند نہیں کرتا۔“

اللہ تعالیٰ کافروں کو ناپسند کرتا ہے۔

کفر کے لفظی معنی ”چھپانے“ کے ہیں۔ عربی میں کسان کو بھی ”کافر“ کہتے ہیں کیونکہ وہ بیج کو زمین میں چھپا دیتا ہے۔

اصطلاح میں کافر وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کو، اُس کے فرشتوں کو، اُس کے رسولوں کو، اُس کی کتابوں کو اور آخرت کے دن کو نہ مانے اور ان کا انکار کرے۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرے۔ دین اسلام کی مخالفت کرے۔ خود گمراہ ہو اور دوسروں کو گمراہ کرے۔ ایسا شخص دوزخ میں جائے گا اور اُسے وہاں ہمیشہ کا عذاب ہوگا۔

قرآن مجید میں کافروں کے بارے میں بہت سی آیات موجود ہیں۔ ان میں سے چند ایک یہ ہیں:

1۔ ﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ ﴾ [الزمر:7]

”بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے کفر کو پسند نہیں کرتا۔“

2۔ ﴿ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۝ ﴾ [الروم:45]

”بے شک وہ اللہ کافروں کو پسند نہیں کرتا۔“

3۔ ﴿ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ ﴾ [المؤمنون:117]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"بے شک کافر لوگ فلاح نہیں پائیں گے۔"

4۔﴿ إِنَّ اللَّهَ لَعَنَ الْكَفِرِينَ وَ أَعَدَّ لَهُمْ سَعِيرًا ٥ خَلِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَّ لَا نَصِيرًا ٥ ﴾ [الاحزاب:65]

"بے شک اللہ تعالیٰ نے کافروں پر لعنت کی ہے اور اُن کے لیے دوزخ کی بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ ان کا نہ کوئی حامی ہوگا اور نہ کوئی مددگار۔"

5۔﴿ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَفِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا ٥ ﴾ [النساء:37]

"اور ہم نے کافروں کے لیے ذلت ناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔"

6۔﴿ لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَفِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۚ ﴾ [آل عمران:28]

"مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں۔"

7۔﴿ وَاللَّهُ مُحِيطٌ بِالْكَفِرِينَ ٥ ﴾ [البقرہ:19]

"اور اللہ کافروں کو گھیرے میں لیے ہوئے ہے۔"

8۔﴿ فَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَفِرِينَ ٥ ﴾ [البقرہ:89]

"تو کافروں پر اللہ کی لعنت ہے۔"

9۔﴿ فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِّلْكَفِرِينَ ٥ ﴾ [البقرہ:98]

"تو اللہ کافروں کا سخت دشمن ہے۔"

10۔﴿ وَالْكَفِرُونَ هُمُ الظَّلِمُونَ ٥ ﴾ [البقرہ:254]

"اور کافر لوگ ہی ظالم ہیں۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2۔ مشرک لوگ

اللہ تعالیٰ کو شرک ناپسند ہے اور مشرکین پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے۔ اُن پر غضب نازل کیا ہے اور اُن کے لیے دوزخ کی آگ تیار کر رکھی ہے۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ:

﴿ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقَاتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ۭ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۭ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝ ﴾

[الاحزاب:6]

"اور تاکہ اللہ عذاب دے اُن منافق مردوں، منافق عورتوں، مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو جو اللہ کے بارے میں بُرے گمان رکھتے ہیں۔ اب وہ خود بُرے چکر میں آ گئے۔ ان پر اللہ کا غضب ہوا، ان پر اللہ نے لعنت کی اور اُن کے لیے اُس نے جہنم تیار کر رکھی ہے جو بہت برا ٹھکانہ ہے۔"

مذکورہ آیت میں منافقین اور مشرکین دونوں کی مذمت کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو ناپسند فرماتا ہے اور ان پر لعنت بھیجتا ہے۔

اسلام میں سب سے بڑا گناہ شرک ہے۔ اگر شرک کے گناہ سے توبہ نہ کی گئی تو مرنے کے بعد آخرت میں وہ کبھی معاف نہ ہوگا۔ باقی اور گناہوں کے بارے میں ہے کہ وہ معاف ہو سکتے ہیں مگر شرک ناقابلِ معافی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا ۝﴾

[النسآء:48]

”بے شک اللہ شرک کا گناہ معاف نہیں کرے گا۔ اس کے سوا باقی گناہوں میں سے جو چاہے گا بخش دے گا۔ اور جو شخص اللہ کا شریک ٹھہراتا ہے وہ بڑا بہتان باندھتا ہے۔“

قرآن مجید میں شرک کی مذمت کی گئی ہے۔ احادیث میں بھی اسے بڑا گناہ قرار دیا گیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3۔ فاسق (نافرمان) لوگ

﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴾ [التوبہ:96]

''بے شک اللہ تعالیٰ فاسقوں (نافرمانوں) سے راضی نہیں۔''

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو فاسق (نافرمان) لوگ ناپسند ہیں۔ وہ ان سے خوش نہیں۔ وہ صرف ایسے لوگوں کو پسند کرتا ہے جو اُس کی اطاعت اور فرماں برداری کرتے ہیں۔

یاد رہے کہ لفظ فاسق کے قرآنی اور فقہی معنوں میں اختلاف ہے۔ قرآن کی اصطلاح میں کافر، مشرک، منافق اور نافرمان سب فاسق ہیں جبکہ فقہ کی کتابوں میں صرف ایسے مسلمان کو فاسق کہا گیا ہے جو کبیرہ گناہ کرتا ہو۔

فسق کے معنی حکم عدولی اور نافرمانی کے ہیں۔

قرآنی آیات:

قرآن مجید میں فاسقوں (نافرمانوں) کے بارے میں بہت سی آیات ملتی ہیں جن میں سے چند ایک یہ ہیں:

1۔ ﴿ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴾ [التوبہ:67]

''بے شک منافق لوگ فاسق ہیں۔''

2۔ ﴿ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴾ [التوبہ:80]

''اور اللہ تعالیٰ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔''

3۔ ﴿ اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ؕ لَا يَسْتَوٗنَ ﴾

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[السجدہ:18]

"تو کیا جو مومن ہے وہ اس جیسا ہے جو فاسق ہے۔ وہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔"

4۔﴿ وَ اَمَّا الَّذِیْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ﴾ [السجدہ:20]

"اور جن لوگوں نے نافرمانی کی تو اُن کا ٹھکانا دوزخ ہے۔"

5۔﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْۤا اَنْ تُصِیْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِیْنَ۝ ﴾

[الحجرات:6]

"اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس خبر لائے تو اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم کسی گروہ کو نادانی سے کوئی نقصان پہنچاؤ پھر تمہیں اپنے کیے پر پچھتانا پڑے۔"

6۔﴿ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ ﴾ [الحجرات:11]

"ایمان لانے کے بعد گناہ اور نافرمانی کا نام ہی بُرا ہے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

4۔قول وفعل میں تضاد رکھنے والے

﴿ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ ﴾

[الصف:3]

”اللہ کے نزدیک یہ بہت ناراضی کی بات ہے کہ تم ایسی بات کہو جو کرتے نہیں۔“

اللہ تعالیٰ کو یہ پسند نہیں کہ اُس کے بندے کے قول وفعل میں تضاد ہو۔ وہ کہے کچھ اور، کرے کچھ اور۔

قول وفعل میں تضاد ہونا جھوٹ بھی ہے اور منافقت بھی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو یہ ناپسند ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ:

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ ﴾ [الصف:2-3]

”اے ایمان والو! تم کیوں ایسی بات کہتے ہو جو کرتے نہیں؟ اللہ کے نزدیک یہ بہت ناراضی کی بات ہے کہ تم ایسی بات کہو جو کرو نہیں۔“

قول وفعل میں تضاد کا ہونا بہت بڑی اخلاقی برائی ہے۔ یہ جس فرد میں ہو اُس کی کوئی عزت نہیں رہتی اور جس قوم میں ہو وہ کامیاب نہیں ہو سکتی۔ قومیں منافقت سے نہیں اُصول پسندی سے ترقی کرتی ہیں۔

قول وفعل میں تضاد کی وضاحت قرآن مجید کی درج ذیل آیات سے بھی ہو جاتی ہے:

1۔﴿ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَ تَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ؕ وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴾

"کیا تم کتاب کے ایک حصے کو مانتے ہو اور ایک حصے کا انکار کرتے ہو؟ تم میں سے جو لوگ ایسا کریں، اُن کی سزا اس کے سوا کیا ہے کہ وہ دنیا کی زندگی میں ذلیل وخوار ہوں اور قیامت کے دن اُنہیں سخت عذاب میں ڈالا جائے۔ اور اللہ اس سے بے خبر نہیں جو تم کرتے ہو۔"

2۔ ﴿ وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَآ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ ؕ ﴾

"(شعیب علیہ السلام نے کہا) اور میں یہ نہیں چاہتا کہ میں خود وہ کام کروں جس سے تمہیں روکتا ہوں۔"

3۔ ﴿ يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَا لَيْسَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ ؕ ﴾ [الفتح:11]

"وہ (منافقین) اپنی زبانوں سے وہ بات کہتے ہیں جو اُن کے دلوں میں نہیں۔"

قول وفعل میں مطابقت کامیابی کی دلیل ہے اور قول وفعل میں تضاد ذلت اور ناکامی کا ثبوت ہے۔

ایک حدیث میں منافق کو ذُوالْوَجْهَيْنِ (دومنہ والا) بھی کہا گیا ہے کہ وہ لوگوں سے کبھی ایک چہرے کے ساتھ ملتا ہے اور کبھی دوسرے چہرے کے ساتھ ؎

ایک چہرے پر کئی چہرے سجا لیتے ہیں لوگ

یہی حال قول وفعل میں تضاد رکھنے والوں کا ہے۔ وہ زبان سے کچھ کہتے ہیں دل میں کچھ اور رکھتے ہیں اور عمل کچھ اور کرتے ہیں۔

یہ دورُخا پن بھی ہے جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔

قول وفعل کے تضاد اور دورُخے پن کے بارے میں دو اور احادیث بھی ملاحظہ ہوں:

1۔ "قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم سب سے بُرا اُس دورُخے شخص کو پاؤ گے جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ لوگوں کے پاس جاتا ہے تو اس کا رُخ اور ہوتا ہے اور دوسروں کے پاس جاتا ہے تو اور۔" [بخاری، مسلم، مؤطا]

2۔ "دنیا میں جس کے دو رُخ ہوں گے قیامت کے دن اُس کے منہ میں دو زبانیں ہوں گی۔"

یہ گویا ایک تمثیل ہوگی جیسے وہ دنیا میں تھا ویسے ہی آخرت میں ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

5۔ ناشکرے لوگ

﴿ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ۝ ﴾ [البقرہ:276]

''اور اللہ کسی ناشکرے اور گناہ گار کو پسند نہیں کرتا۔''

اللہ تعالیٰ کے احسانات اور اُس کی نعمتوں کی قدر نہ کرنا ناشکری ہے۔ اسے کفرانِ نعمت بھی کہتے ہیں اور یہ سخت گناہ ہے۔

ہمیں اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی نعمتوں کا ہر وقت شکر ادا کرنا چاہیے۔ اس سے اللہ سبحانہٗ راضی اور خوش ہوتا ہے۔ پھر وہ ہمیں مزید نعمتوں سے نوازتا ہے اور اسی کی بدولت وہ آخرت میں جنت کی نعمتیں عطا فرمائے گا۔

قرآن مجید میں شکر کی تعریف اور ناشکری کی مذمت کی گئی ہے۔

قرآنی آیات:

ناشکری کے حوالے سے چند آیات ذیل ہیں:

1۔ ﴿ فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ۝ ﴾ [البقرۃ:152]

''لہٰذا تم مجھے یاد رکھو، میں تمہیں یاد رکھوں گا۔ میرا شکر کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔''

2۔ ﴿ وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ۭ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ۝ ﴾ [ابراهیم:34]

''اور اُس نے تمہاری تمام ضروریات پوری کیں۔ اگر تم اللہ کی نعمتوں کو گنو تو شمار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں کر سکتے ۔ بے شک انسان بہت بے انصاف اور ناشکرا ہے۔"

3۔﴿ وَاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝ ﴾

[النحل:114]

"اور اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرو اگر تم واقعی اُسی کی عبادت کرتے ہو۔"

4۔﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ۝ ﴾ [الحج:38]

"بے شک اللہ خیانت کرنے والوں اور ناشکروں کو پسند نہیں کرتا۔"

ہمیں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا چاہیے اور ناشکری نہیں کرنی چاہیے۔ شکر گزاری اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ اسی سے وہ خوش اور راضی ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ ہمیں انسانوں کے احسانات کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہیے۔

ایک حدیث میں ہے کہ:

((مَنْ لَّا يَشْكُرِ النَّاسَ لَا يَشْكُرِ اللّٰهَ)) [ترمذی]

"جو انسانوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔"

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

6۔ حد سے بڑھنے والے

(زیادتی کرنے والے)

﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ ﴾ [البقرۃ:190]

”بے شک اللہ حد سے بڑھنے والوں (زیادتی کرنے والوں) کو پسند نہیں کرتا۔“

اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو ناپسند کرتا ہے جو ایک دوسرے پر ظلم و زیادتی کرتے ہیں اللہ کی اطاعت کی بجائے سرکشی اختیار کرتے ہیں۔ اُس کی قائم کی ہوئی حدوں کو پھلانگتے ہیں۔ نہ اللہ کے حقوق کا خیال رکھتے ہیں اور نہ بندوں کے حقوق ادا کرتے ہیں۔ زندگی کے ہر معاملے میں حد سے تجاوز کر جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے رویے کے بارے میں ذیل میں قرآن مجید کی چند آیات دی جاتی ہیں:

قرآنی آیات:

1۔ ﴿ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ ﴾ [الاعراف:55]

”بے شک وہ (اللہ تعالیٰ) حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔“

2۔ ﴿ وَ قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَ لَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ ﴾ [البقرۃ:190]

”اللہ کی راہ میں اُن لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں لیکن زیادتی نہ کرو۔ اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔“

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3۔﴿ فَمَنِ اعْتَدٰی عَلَیْکُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَیْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰی عَلَیْکُمْ ﴾

”پھر جو لوگ تم سے زیادتی کریں تم بھی اُن کی زیادتی کے برابر کی کاروائی کر سکتے ہو۔“

4۔﴿ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَ مَنْ یَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴾ [البقرة:229]

”یہ اللہ کی حدیں ہیں ان سے باہر نہ نکلو اور جو اللہ کی حدوں سے نکل جائیں وہی ظالم ہیں۔“

5۔﴿ وَ مَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ یَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ یُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِیْهَا ۪ وَ لَهٗ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ﴾ [النسآء:14]

”اور جو اللہ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کرے گا اور اللہ کی قائم کی ہوئی حدوں سے باہر نکل جائے گا تو اللہ اُسے دوزخ کی آگ میں ڈالے گا۔ جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اُسے ذلت والا عذاب دیا جائے گا۔“

اسلام اعتدال کا دین ہے۔ انتہا پسندی کا مخالف ہے۔ لیکن کفر اور ظلم کے خلاف جہاد کا حکم دیتا ہے۔ ہر حال میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت ضروری ہے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کی ادائیگی لازمی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکام کی پابندی واجب ہے اور اس کی قائم کردہ حدوں کو پھلانگنا جائز نہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والوں اور زیادتی کرنے والوں کو ناپسند کرتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

7۔ فساد کرنے والے

﴿ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ○ ﴾

[المائدہ:64،القصص:77]

"اور اللہ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"

﴿ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ○ ﴾

[البقرۃ:205]

"اور اللہ فساد کرنے والوں کو ناپسند کرتا ہے۔"

"فساد" کے لفظی معنی بگاڑ (Curruption) کے ہیں۔ یہ اصلاح کا متضاد ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

1۔ ﴿ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ ۙ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ○ ﴾ [البقرۃ:111]

"اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ کرو تو کہتے ہیں کہ ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں۔"

2۔ ﴿ وَلَا تُفْسِدُوْا بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ۭ ﴾ [الاعراف:85]

"اور ملک میں اصلاح کی بجائے فساد نہ کرو۔"

3۔ ﴿ اَلَّذِيْنَ يُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ○ ﴾

[الشعراء:152]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"جو لوگ زمین میں فساد کرتے تھے اور اصلاح نہیں کرتے تھے۔"

قرآن کی اصطلاح میں ہر وہ کام فساد ہے جس سے اللہ تعالیٰ کے کسی حکم کی خلاف ورزی ہوتی ہو خواہ اُس کا تعلق حقوق اللہ سے ہو یا حقوق العباد سے۔ گویا ہر گناہ فساد ہے۔ کفر، شرک، چوری، ڈاکہ، جھوٹ، بددیانتی سب قرآن کی زبان میں فساد فی الارض ہیں۔

سورۂ یوسفؑ میں ہے کہ جب یوسفؑ کے بھائیوں پر چوری کا الزام لگا تو اُنہوں نے آگے سے اپنی صفائی پیش کرتے ہوئے کہا:

﴿ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْاَرْضِ وَ مَا كُنَّا سٰرِقِيْنَ۝ ﴾ [یوسف:73]

"اُنہوں نے کہا: اللہ کی قسم! تمہیں معلوم ہے کہ نہ ہم لوگ اس ملک میں فساد کرنے آئے ہیں اور نہ ہم چور ہیں۔"

مذکورہ آیت میں چوری کو فساد فی الارض کہا گیا ہے۔

اسی طرح حضرت شعیب علیہ السلام کے واقعے میں ہے کہ اُنہوں نے اپنی قوم سے یوں خطاب کیا تھا:

﴿ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَ الْمِيْزَانَ وَ لَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۝ ﴾ [الاعراف:85]

"اس نے کہا: اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل آ چکی۔ لہٰذا ناپ تول صحیح رکھو۔ لوگوں کو اُن کا مال کم نہ دو۔ ملک میں اصلاح کی بجائے فساد نہ کرو۔ یہی تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم ایمان لانے والے ہو۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس مقام پر بھی ناپ تول میں کمی کو فساد فی الارض سے تعبیر کیا گیا ہے۔ ذیل میں فساد سے متعلق چند آیات پیش کی جاتی ہیں۔

1۔﴿ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ ﴾ [الروم: 41]

''لوگوں کے بُرے اعمال کی وجہ سے خشکی اور تری میں فساد پھیل گیا۔''

2۔﴿ إِنَّ اللَّهَ سَيُبْطِلُهُ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ ﴾ [یونس: 81]

''بے شک اللہ اس (جادو) کو ملیا میٹ کر دے گا۔ اللہ اُن لوگوں کے کام سدھرنے نہیں دیتا جو فسادی ہیں۔''

اس جگہ جادو کو فساد کہا گیا ہے۔

3۔﴿ يُذَبِّحُ أَبْنَاءَهُمْ وَيَسْتَحْيِي نِسَاءَهُمْ ۚ إِنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ ﴾ [القصص: 4]

''وہ (فرعون) اُن کے بیٹوں کو ذبح کرتا تھا اور اُن کی عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتا ہے۔ بے شک وہ بڑا فسادی تھا۔''

اس مقام پر قتل کو فساد سے تعبیر کیا گیا ہے۔

4۔﴿ أَمْ نَجْعَلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَالْمُفْسِدِينَ فِي الْأَرْضِ ﴾ [ص: 28]

''کیا ہم اُن لوگوں کو جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک عمل کیے، اُن کے برابر کر دیں گے جو زمین میں فساد کرنے والے ہیں۔''

اس آیت میں ایمان اور نیک اعمال کے مقابلے میں فساد آیا ہے جس سے یہ معلوم ہے کہ کفر و شرک اور ہر برائی فساد میں داخل ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((اَلَا اِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ اَلَا وَهِیَ الْقَلْبُ)) [صحیح بخاری]

"سنو، جسم میں ایک لوتھڑا ہے جب وہ ٹھیک ہو تو سارا جسم ٹھیک رہتا ہے اور جب وہ بگڑ جائے تو سارا جسم بگڑ جاتا ہے اور سنو وہ دل ہے۔"

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

8۔ ظلم کرنے والے

﴿ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴾ [آل عمران:57-104]

"اور اللہ ظالموں کو ناپسند کرتا ہے۔"

﴿ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴾ [الشورٰی:40]

"بے شک وہ (اللہ) ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔"

قرآن مجید میں ظلم کا لفظ کئی معنوں میں آیا ہے۔ کہیں اس سے مراد شرک ہے، کہیں کفر، کہیں گناہ، کہیں کسی بندے کی بندے پر زیادتی اور اُس کی حق تلفی مراد ہے۔

ظلم کے دو اور مترادف الفاظ بھی قرآن پاک میں آئے ہیں جن میں سے ایک بَغْیٌ (سرکشی) ہے اور دوسرا عُدْوَانٌ (زیادتی)

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَ يَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ وَ الْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴾

[النحل:90]

"بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے انصاف کا، لوگوں سے بھلائی کا اور رشتہ داروں کی امداد کرنے کا۔ اور وہ تمہیں روکتا ہے بے حیائی سے، ہر برائی سے اور سرکشی سے۔ وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم یاددہانی حاصل کرو۔"

مذکورہ آیت میں اَلْبَغْيِ کے معنی سرکشی اور ظلم کے ہیں۔

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿ وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْعُدْوَانِ ﴾ [المائدہ:2]

”نیکی اور تقویٰ کے کام میں ایک دوسرے کی مدد کرو۔ اور گناہ اور زیادتی میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔“

درج بالا آیت میں اَلْعُدْوَانِ کا لفظ زیادتی اور ظلم کے معنوں میں ہے۔

اسلام میں ہر طرح کے ظلم حرام ہیں۔

اللہ تعالیٰ ظلم کرنے والوں کو ناپسند کرتا ہے۔

اسلام نے ظلم کے خاتمے کے لیے درج ذیل اقدامات کیے ہیں:

1۔ مظلوم کو ظالم سے بدلہ لینے کا حق دیا گیا ہے تاکہ کوئی کسی پر ظلم نہ کر سکے۔

لیکن ظلم کا بدلہ لینے کی اتنی ہی اجازت ہے جتنا ظلم ہوا ہے، اس سے زیادہ جو کچھ ہوگا وہ برائی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ٥ وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ﴾ [الشوریٰ:36]

”اور جو ایسے ہیں کہ جب ان پر کوئی زیادتی ہوتی ہے تو بدلہ لیتے ہیں۔ اور برائی کا بدلہ اتنا لیا جا سکتا ہے جتنی برائی کی گئی تھی۔“

2۔ مظلوم کو اس کی اجازت دی گئی ہے کہ وہ ظلم کے خلاف آواز اٹھائے اور اسے علانیہ بیان کرے۔

اس کے دو فائدے ہیں ایک یہ کہ ظالم اپنی بدنامی کے ڈر سے مزید ظلم نہیں کرے گا۔

دوسرے اس طرح مظلوم کو عام لوگوں کی ہمدردیاں حاصل ہو جائیں گی۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

﴿ لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ وَكَانَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہُ سَمِیْعًا عَلِیْمًا ○ ﴾ [النسآء: 21]

"اللہ کی یہ پسند نہیں کہ تم کسی کی برائی بیان کرتے پھرو۔ البتہ مظلوم کو ظالم کے خلاف ایسا کرنے کی اجازت ہے۔ اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔"

3۔ ظلم اور زیادتی کے خاتمے کے لیے ایک مؤثر ہتھیار عدم تعاون (Non-Cooperation) ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن نے ظلم و زیادتی اور گناہ کے کاموں میں تعاون نہ کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔

ظلم کے بارے میں آیات:

ظلم کے بارے میں چند آیات لکھی جاتی ہیں:

1۔ ﴿ لَا تَظْلِمُوْنَ وَ لَا تُظْلَمُوْنَ ○ ﴾ [البقرۃ:279]

"نہ تم ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے۔"

2۔ ﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ﴾ [النسآء:40]

"بے شک اللہ ذرا بھی ظلم نہیں کرتا۔"

3۔ ﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا وَّ لٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ○ ﴾ [یونس:44]

"بے شک اللہ تو لوگوں پر کچھ بھی ظلم نہیں کرتا مگر لوگ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔"

4۔ ﴿ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ○ ﴾ [لقمان:13]

"بے شک شرک بڑا ظلم ہے۔"

5۔ ﴿ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ ﴾ [ابراھیم:22]

"بے شک ظالموں کو دردناک عذاب ملے گا۔"

6۔ ﴿ اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ ○ ﴾ [الشوریٰ:45]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"یاد رکھو، ظالموں کو ہمیشہ کا عذاب ہوگا۔"

ظلم کے بارے میں احادیث:

احادیث میں بھی ظلم و زیادتی کی مذمت کی گئی ہے اور اسے سخت ناپسند کیا گیا ہے۔

ذیل میں چند احادیث درج کی جا رہی ہیں:

1۔ ایک متفق علیہ حدیث میں ہے کہ:

"اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔"

صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر وہ مظلوم ہو تو اس کی مدد کی جا سکتی ہے لیکن ظالم کی مدد کیسے کی جائے؟

حضور ﷺ نے فرمایا: "اس کی مدد یہ ہے کہ اسے ظلم سے روکا جائے۔"

[بخاری و مسلم]

2۔ ایک حدیث قدسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"اے میرے بندو! میں نے اپنے لیے اور تمہارے لیے آپس میں ظلم کو حرام قرار دیا ہے تو تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔" [صحیح مسلم، ترمذی، مسند احمد]

3۔ ایک متفق علیہ حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"ظلم سے بچو، ظلم قیامت کے دن اندھیروں کی شکل میں ظاہر ہوگا۔"

[بخاری و مسلم]

4۔ ایک صحیح حدیث میں ہے کہ:

"مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ وہ اس پر ظلم کرے اور نہ اُسے بے سہارا چھوڑے۔" [صحیح بخاری]

5۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سات باتوں سے منع فرمایا۔ ان میں سے ایک ممانعت یہ ہے کہ ظالم کی مدد کی جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

6۔ نبی ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا گورنر بنا کر بھیجا تو اُن کو یہ نصیحت فرمائی کہ:

''مظلوم کی بد دعا سے بچنا۔ کیونکہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں۔'' [صحیح بخاری]

7۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس نے اپنے بھائی کی عزت وآبرو یا کسی چیز پر ظلم کیا ہو اُسے چاہیے کہ آج ہی اس کی تلافی کر دے، اُس دن سے پہلے کہ جب اُس کے پاس دینے کے لیے نہ درہم ہوگا اور نہ دینار۔ بلکہ ظلم کے بدلے میں ظلم کے برابر مظلوم کو نیکیاں دلائی جائیں گی اور جب نیکیاں نہ ہوں گی تو مظلوم کے گناہ ظالم پر ڈال دیے جائیں گے۔'' [صحیح بخاری]

8۔ ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتا ہے پھر جب اُسے پکڑتا ہے تو چھوڑتا نہیں۔ [صحیح مسلم]

9۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ اہل ایمان جب دوزخ سے نکالے جائیں گے تو جنت اور دوزخ کے درمیان ایک پل ہوگا جہاں اُن کو روک لیا جائے گا۔ پھر دنیا میں جس نے کسی پر کوئی ظلم کیا ہوگا۔ اس کا بدلہ ظالم سے دلایا جائے گا۔ جب اس سے پاک ہو جائیں گے تو پھر جنت میں جانے کی اجازت ملے گی۔'' [صحیح بخاری]

اس سے معلوم ہوا کہ اسلام میں ظلم وزیادتی بہت ناپسندیدہ ہے اور اللہ تعالیٰ ظلم کو سخت ناپسند کرتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

9۔ خیانت کرنے والے

﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ ۝ ﴾

[الانفال:58]

"بے شک اللہ خیانت کرنے والوں کو ناپسند کرتا ہے۔"

خیانت اور بددیانتی یہ ہے کہ کوئی شخص جس کے ذمے کسی کا حق ہو وہ اس کے ادا کرنے میں ایمان داری نہ برتے۔

اگر ایک آدمی کی چیز دوسرے کے پاس امانت ہو اور وہ اس میں ناجائز تصرف کرے یا مانگنے پر بھی واپس نہ کرے تو اسے خیانت اور بددیانتی کہتے ہیں۔

اسی طرح کسی کی کوئی پوشیدہ بات کسی دوسرے کو معلوم ہو، یا کسی نے کسی سے اپنی کوئی راز کی بات کہہ دی تو اسے ظاہر کر دینا بھی خیانت کہلاتا ہے۔

اس کے علاوہ کسی کے سپرد جو کام ہو اور اسے وہ دیانت داری سے پورا نہ کرے تو یہ بھی خیانت ہے۔

مسلمانوں کے مفاد کے خلاف کام کرنا بھی ملت سے خیانت کرنا ہے۔ دوستی نہ نباہنا بھی خیانت ہے۔ دل میں کچھ اور بات ہو اور زبان پر کچھ اور بات ہو اور عمل سے کچھ اور ثابت کیا جائے تو یہ بھی بددیانتی ہے۔

قرآنی آیات:

خیانت اور بددیانتی کے بارے میں قرآن مجید کی چند آیتیں درج کی جاتی ہیں:

1۔ ﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا ۝ ﴾ [النسآء:107]

"بے شک اللہ کسی بددیانت اور گناہ گار کو پسند نہیں کرتا۔"

2۔ ﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ۝ ﴾ [الحج:38]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"بے شک اللہ خیانت کرنے والے اور ناشکرے کو پسند نہیں کرتا۔"

3۔﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَ الرَّسُولَ وَ تَخُونُوا أَمٰنٰتِكُمْ وَ أَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ ﴾ [الانفال:27]

"اے ایمان والو! اللہ اور اُس کے رسول کے ساتھ بد دیانتی نہ کرو۔ اور نہ اپنی امانتوں میں خیانت کرو جب کہ تم جانتے ہو (کہ یہ بری چیز ہے)"

4۔﴿ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخَآئِنِينَ ۝ ﴾ [یوسف:52]

"اور یہ کہ اللہ خیانت کرنے والوں کی چال کو چلنے نہیں دیتا۔"

5۔﴿ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمٰنٰتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا ﴾

[النسآء:58]

"بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اُن کے حق داروں کو پہنچا دو۔"

احادیث میں بھی خیانت اور بد دیانتی کی مذمت کی گئی ہے۔ ایک متفق علیہ حدیث میں منافق کی نشانیوں میں سے ایک یہ نشانی بیان فرمائی گئی ہے کہ جب اُس کے پاس امانت رکھی جائے تو وہ خیانت کرتا ہے۔ [بخاری و مسلم]

2۔ نبی کریم ﷺ جن بری باتوں سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے اُن میں سے ایک خیانت بھی ہے۔ آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے:

"اے اللہ! مجھے خیانت سے بچانا کیونکہ یہ بہت برا اندرونی ساتھی ہے۔"

[نسائی، ابوداؤد، ابن ماجہ]

یاد رہے خیانت صرف دل ہی سے نہیں ہوتی۔ یہ ہر ایک عضو سے ہو سکتی ہے۔ آنکھ، کان، زبان سب سے خیانت ممکن ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ وہ آنکھوں کی خیانت کو بھی جانتا ہے۔ پھر اس سے چھپ کر کوئی کیا کام کر سکتا ہے:

﴿ يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ ۝ ﴾ [المؤمن:19]

"اللہ آنکھوں کی خیانت کو جانتا ہے اور سینوں میں چھپے رازوں کو بھی۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

10۔ تکبر کرنے والے

﴿ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِينَ ﴾

[النحل:23]

"بے شک اللہ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"

اللہ تعالیٰ کو تکبر پسند نہیں۔

آدمی کو اپنے مال پر، اقتدار پر، حسن و جمال پر، جائیداد، سواری اور قبیلے برادری پر فخر وغرور اور تکبر نہیں کرنا چاہیے۔ خود کو بڑا اور دوسروں کو حقیر نہیں سمجھنا چاہیے۔

سب سے پہلے ابلیس نے تکبر کیا تھا جیسا کہ قرآن مجید میں اس کی وضاحت موجود ہے۔

﴿ أَبَىٰ وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِينَ ﴾ [البقرة:34]

"اُس (شیطان) نے انکار کیا اور تکبر کیا اور وہ کافروں میں سے ہو گیا۔"

قرآنی آیات:

غرور اور تکبر کے حوالے سے قرآن مجید کی چند آیات ملاحظہ ہوں:

1۔ ﴿ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا ﴾ [بنی اسرائیل:37]

"اور زمین پر اکڑ کر نہ چل۔ اس طرح نہ تو زمین کو پھاڑ سکتا ہے اور نہ پہاڑوں کی لمبائی تک پہنچ سکتا ہے۔"

2۔ ﴿ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ﴾ [لقمان:18]

''اور لوگوں سے بے رُخی نہ کر۔ زمین پر اکڑ کر نہ چل۔ بے شک اللہ کسی اکڑنے والے اور غرور کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔''

3۔ ﴿ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْفَرِحِیْنَ ﴾ [القصص:76]

''بے شک اللہ اِترانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔''

4۔ ﴿ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ﴾ [النسآء:36]

''بے شک اللہ پسند نہیں کرتا اُس کو جو تکبر کرنے والا اور شیخی باز ہو۔''

5۔ ﴿ اَلَیْسَ فِیْ جَھَنَّمَ مَثْوًی لِّلْمُتَکَبِّرِیْنَ ﴾ [الزمر:؟]

''کیا جہنم میں مغروروں کا ٹھکانہ نہیں ہے؟''

احادیث:

احادیث میں بھی فخر و غرور اور تکبر کی مذمت کی گئی ہے۔ ذیل میں اس حوالے سے چند احادیث درج کی جاتی ہیں:

1۔ ''جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں نہیں جا سکے گا۔'' [ابوداؤد]

2۔ ''جو آدمی یہ پسند کرے کہ اُس کے سامنے لوگ کھڑے رہیں اُسے اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالینا چاہیے۔'' [ابوداؤد]

3۔ ''جو شخص غرور سے اپنے کپڑے گھسیٹے گا، اللہ اس کی طرف قیامت کے دن نہیں دیکھے گا۔'' [ابوداؤد]

تکبر اور فخر و غرور کی بیماری کا ایک علاج یہ ہے کہ بندہ اپنی کسی خوبی کو اپنی قابلیت اور کوشش کا نتیجہ نہ سمجھے بلکہ اسے اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم سمجھے۔ اسی ایک تصور سے تکبر اور غرور کے مرض کا علاج ہو سکتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

11۔ میدانِ جہاد سے بھاگنے والے

اللہ تعالیٰ ایسے مسلمان کو جو جہاد کے میدان سے بھاگ جائے ناپسند کرتا ہے، اُس سے ناراض ہوتا ہے اور اُسے دوزخ کی وعید سُناتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے کہ:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوهُمُ الْأَدْبَارَ ۝ وَمَن يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ إِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَىٰ فِئَةٍ فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝﴾ [الانفال: 15-16]

''اے ایمان والو! جب تمہارا مقابلہ کافروں کے لشکر سے ہو تو پیٹھ نہ دکھاؤ اور جس نے ایسے موقع پر پیٹھ دکھائی تو اس پر اللہ کا غضب نازل ہوگا۔ اس کا ٹھکانا جہنم میں ہوگا اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔''

اس آیت سے واضح ہے کہ کسی مسلمان کا جہاد کے میدان سے بھاگنا بھی اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔ ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ کا غضب اور ناراضی ہے اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے۔

ایک حدیث میں سات بڑے کبیرہ گناہ بتائے گئے ہیں اُن میں سے ایک جہاد کے میدان سے بھاگنا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

12۔ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانے والے

اللہ تعالیٰ کو یہ بات ناپسند ہے کہ کسی پاک دامن عورت پر زنا کی جھوٹی تہمت لگائی جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَٰتِ الْغَٰفِلَٰتِ الْمُؤْمِنَٰتِ لُعِنُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ ﴾ [النور:23]

"بے شک جو لوگ پاک دامن، بے خبر اور ایمان والی عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں اُن پر دنیا اور آخرت میں لعنت ہے اور اُن کے لیے بڑا عذاب ہے۔"

اسلام میں کسی پاک دامن عورت پر زنا کی تہمت لگانا کبیرہ گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس طرح کی تہمت لگانے والوں پر لعنت کی ہے اور ظاہر ہے یہ ناپسندیدگی کی انتہا ہے۔

اللہ تعالیٰ کو یہ بات ناپسند ہے کہ کسی پاک دامن عورت پر بدکاری کی تہمت لگائی جائے۔ اسی لیے اُس نے اسے گناہِ کبیرہ، فوجداری جرم اور حد قرار دے کر اس کے لیے اسی (۸۰) کوڑوں کی سزا مقرر کی ہے۔

قرآن مجید میں ہے کہ:

﴿ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَٰتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَٰنِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَٰدَةً أَبَدًا ۚ وَأُولَٰٓئِكَ هُمُ الْفَٰسِقُونَ ۝ ﴾ [النور:4]

"اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگائیں، پھر چار گواہ نہ لائیں تو انہیں اسی (۸۰) کوڑے مارو اور ان کی گواہی کبھی قبول نہ کرو۔ یہی لوگ فاسق ہیں۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے معلوم ہوا کہ اسلام میں قذف (زنا کی جھوٹی تہمت) کی مقررہ سزا اسی (۸۰) کوڑے ہے۔ ایسا مجرم فاسق بھی ہے اور اس کی گواہی ہمیشہ کے لیے معتبر نہیں رہتی۔

ایک صحیح حدیث میں سات بڑے بڑے گناہ بیان کیے گئے ہیں اُن میں سے ایک یہ ہے کہ کسی پاک دامن عورت پر زنا کی تہمت لگائی جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

13۔ سرِ عام دوسروں کی برائی بیان کرنے والے

﴿ لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ﴾ [النسآء:148]

''اللہ کو یہ پسند نہیں کہ تم کسی کی برائی بیان کرتے پھرو لیکن مظلوم کو اس کی اجازت ہے۔''

اللہ تعالیٰ کو یہ بات ناپسند ہے کہ کوئی شخص دوسرے کی برائی کو اُچھالے اور سرِ عام بیان کرے۔ لیکن اس نے مظلوم کو یہ حق دیا ہے کہ وہ ظالم کے خلاف آواز اُٹھا سکتا ہے۔

اسلام میں کسی کی غیبت، چغل خوری اور عیب جوئی منع ہے مگر کوئی مظلوم کسی ظالم کے خلاف آواز بلند کر سکتا ہے۔ اُس کے ظلم کو علی الاعلان بیان کر سکتا ہے۔ وہ فریاد کر سکتا ہے۔ وہ احتجاج کر سکتا ہے۔ کیونکہ اگر لوگ ظلم کو برداشت کریں گے اور اُس کے خلاف آواز نہیں اُٹھائیں گے تو ظلم اور بڑھے گا اور جو انسانیت کے لیے تباہ کن ہے۔

پھر جب ظلم کے خلاف آواز اُٹھے گی تو ظلم کے خاتمے کے اسباب و وسائل بھی پیدا ہوں گے۔ معاشرے میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو مظلوم سے ہمدردی کریں گے، ظالم کا ہاتھ پکڑیں گے اور اُسے ظلم سے باز رکھیں گے۔ اس طرح معاشرے سے ظلم کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔

ایک صحیح حدیث میں ہے کہ:

''اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔''

صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر وہ مظلوم ہو تو اس کی مدد کی جا سکتی ہے لیکن ظالم کی مدد کیسے کریں؟

حضور ﷺ نے فرمایا:

''اس کی مدد یہ ہے کہ اسے ظلم سے روکا جائے۔'' [بخاری و مسلم]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک اور حدیث میں ہے کہ:

''مظلوم کی بد دعا سے بچو، کیونکہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں۔'' [صحیح بخاری]

اس سے معلوم ہوا کہ اگرچہ اللہ تعالیٰ کو یہ بات ناپسند ہے کہ کوئی شخص کسی دوسرے کی برائی کو سرِ عام اُچھالے لیکن مظلوم کو یہ حق دیا گیا ہے کہ وہ ظالم کی برائی کو علانیہ بیان کرے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ہر برائی سے بچنے کی توفیق دے۔ آمین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

14۔ فضول خرچی کرنے والے

﴿ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴾ [الانعام:141،الاعراف:31]

"بے شک وہ (اللہ) فضول اُڑانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"

اللہ تعالیٰ کو فضول خرچی ناپسند ہے۔

اپنی حیثیت سے بڑھ کر اور موقع کی ضرورت سے زیادہ خرچ کر دینا فضول خرچی ہے جو گناہ بھی ہے اور بداخلاقی بھی، اور یہ اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔

دنیا میں صرف اسلام ہی وہ دین ہے جس نے فضول خرچی سے روکا ہے اور کسی مذہب میں اس کے بارے میں کوئی تعلیم نہیں ملتی۔

فضول خرچی کے کئی نقصانات ہیں۔ سب سے پہلا یہ کہ ایسا کرنے سے اللہ تعالیٰ کی ناشکری ہوتی ہے۔ پھر اس سے قومی سرمایہ برباد ہوتا ہے۔ مزید یہ کہ اس سے فکر وغرور اور نمائش کے جراثیم پیدا ہوتے ہیں۔

قرآنی آیات:

فضول خرچی کے حوالے سے ذیل میں چند قرآنی آیات دی جارہی ہیں:

1۔﴿ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴾ [الاعراف:31]

"اور کھاؤ اور پیو اور فضول خرچی نہ کرو۔ بے شک وہ (اللہ) فضول خرچی کرنے والوں کو ناپسند کرتا ہے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2۔﴿ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَ اٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ۖ وَ لَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۙ﴾ [الانعام: 141]

''جب یہ پھل تیار ہوں تو انہیں کھاؤ اور فصل اٹھاتے وقت اللہ کا حق ادا کرو۔ اور فضول خرچی نہ کرو کیونکہ اللہ فضول خرچی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔''

3۔﴿ وَ اٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَ الْمِسْكِيْنَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ وَ لَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ۝ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ؕ وَ كَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ۝﴾ [بنی اسرائیل: 26-27]

''اور رشتہ داروں، مسکینوں اور مسافروں کے حقوق بھی ادا کرو۔ اپنا مال بے جا خرچ نہ کرو۔ بے جا خرچ کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔''

4۔﴿ وَ لَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَ لَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ۝﴾ [بنی اسرائیل: 29]

''اور خرچ کرتے وقت نہ تو ہاتھ گردن سے باندھ لو اور نہ اسے بالکل ہی کھلا چھوڑ دو۔ ورنہ تم ہر طرف سے ملامت زدہ اور عاجز و بے کس بن کر رہ جاؤ گے۔''

5۔﴿ وَ الَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَ لَمْ يَقْتُرُوْا وَ كَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ۝﴾ [الفرقان: 67]

''اور جو خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ بخل سے کام لیتے ہیں بلکہ کفایت شعاری سے کام لیتے ہیں۔''

مذکورہ قرآنی آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو فضول خرچی ناپسند ہے۔ جو لوگ فضول خرچی کرتے ہیں وہ دراصل اللہ تعالیٰ کی ناشکری کرتے ہیں۔ فضول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُڑانے اور بے جا خرچ کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے شیطان کے بھائی قرار دیا ہے اور فضول خرچی کی بجائے کفایت شعاری کی تعلیم دی ہے۔ ہر شخص کو اپنی چادر اور حیثیت کے مطابق خرچ کرنا چاہیے۔ آدمی کو نہ تو بخیل اور کنجوس ہونا چاہیے اور نہ فضول خرچ، بلکہ اُسے اعتدال کی راہ اختیار کرنی چاہیے اور وہ کفایت شعاری ہے۔ فضول خرچی کے نتیجے میں آدمی خود محتاج ہو جاتا ہے اور پھر دوسرے لوگ بھی اُسے ملامت کرتے ہیں۔

قرآن نے فضول خرچی کی تعبیر کے لیے دو الفاظ استعمال کیے ہیں۔ ایک اسراف اور دوسرا تبذیر۔ اور پھر ان دونوں کی مذمت کی ہے۔

اِسراف یہ ہے کہ جہاں خرچ کرنے کی ضرورت ہو وہاں ضرورت سے زیادہ خرچ کر دیا جائے۔ جیسے ایک مقام پر ایک بلب ہو یا ایک ٹیوب لائٹ روشنی کے لیے کافی ہو وہاں دو دو یا چار چار بلب اور ٹیوب لائٹس جلائی جائیں۔ یا جہاں ایک یا دو کھانے کافی ہوں وہاں کئی کھانے پکا دیے جائیں۔

تبذیر یہ ہے کہ جہاں کوئی واقعی ضرورت نہ ہو وہاں خرچ کیا جائے، جیسے ہمارے ہاں شادی بیاہ وغیرہ کی تقریبات میں آتش بازی اور بینڈ باجے پر خرچ کرنا۔

غور سے دیکھا جائے تو تبذیر اِسراف سے بھی بدتر ہے۔ اسی لیے قرآن مجید میں تبذیر کرنے والوں کو شیطان کے بھائی قرار دیا جائے گا۔

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو فضول خرچی، بخل، اسراف اور تبذیر سب ناپسند ہیں۔ البتہ وہ زکوٰۃ، صدقات اور سخاوت کو پسند کرتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

15۔ چند ناپسندیدہ اُمور

(سورۂ بنی اسرائیل کی روشنی میں)

سورۂ بنی اسرائیل میں ایک مقام پر بہت سے احکامات دیے گئے ہیں۔ ان میں سے کچھ اوامر ہیں اور کچھ نواہی۔ لیکن ان سب کے ذکر کے بعد آخر میں فرمایا گیا ہے کہ ان کی خلاف ورزی اللہ تعالیٰ کے نزدیک مکروہ تھا یعنی ناپسندیدہ ہے۔

﴿ وَقَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاهُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا
یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّ
لَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا۝ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ
الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا۝
رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِیْ نُفُوْسِكُمْ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِیْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ
لِلْاَوَّابِیْنَ غَفُوْرًا۝ وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّهٗ وَالْمِسْكِیْنَ وَابْنَ
السَّبِیْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا ۝ اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ
الشَّیٰطِیْنِ ؕ وَكَانَ الشَّیْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا۝ وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ
ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّیْسُوْرًا۝ وَلَا
تَجْعَلْ یَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰی عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ
فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا۝ اِنَّ رَبَّكَ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ
یَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِیْرًا بَصِیْرًا۝ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ
خَشْیَةَ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِیَّاكُمْ ؕ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً
كَبِیْرًا۝ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤی اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِیْلًا ۝

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَ لَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَ مَنْ قُتِلَ
مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِیِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا یُسْرِفْ فِّی الْقَتْلِ ؕ اِنَّهٗ
كَانَ مَنْصُوْرًا ○ وَ لَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْیَتِیْمِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ
حَتّٰی یَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۪ وَ اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا ○
وَ اَوْفُوا الْكَیْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَ زِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِیْمِ ؕ ذٰلِكَ
خَیْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِیْلًا ○ وَ لَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنَّ
السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ○ وَ
لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَ لَنْ
تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ○ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَیِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ
مَكْرُوْهًا ○ ﴾ [بنی اسرائیل: 23 تا 38]

"اور تمہارے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اگر وہ تمہارے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں، اُن میں سے ایک یا دونوں، تو انھیں اُف نہ کہو اور نہ انھیں جھڑکو بلکہ اُن سے احترام کے ساتھ بات کرو۔ اور ان کے سامنے نرمی سے خاکساری کا پہلو جھکا دو۔ ان کے لیے دعا کرو کہ اے میرے رب! جس طرح انھوں نے مجھے بچپن میں پالا اسی طرح تو ان پر رحمت و شفقت فرما! تمہارا رب اس بارے میں خوب جانتا ہے کہ تمہارے دلوں میں کیا ہے۔ اگر تم ان کی خدمت گزار ہو گے اور توبہ کرنے والے ہو گے تو اللہ معاف کر دینے والا ہے۔

اور رشتہ داروں، مسکینوں اور مسافروں کے حقوق بھی ادا کرو۔ اپنا مال بے جا خرچ نہ کرو۔ بے جا خرچ کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔ اور اگر تم اپنے رب کی طرف سے خوشحالی کے منتظر ہو اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تنگ دستی کی وجہ سے تمہیں ان حقداروں سے پہلوتہی کرنی پڑے تو نرمی سے انہیں سمجھا دو۔ اور خرچ کرتے وقت نہ تو ہاتھ گردن سے باندھ لو اور نہ اسے بالکل ہی کھلا چھوڑ دو ورنہ تم ہر طرف سے ملامت زدہ اور عاجز ہو کے بے بس بن کر رہ جاؤ گے۔ تمہارا رب جسے چاہتا ہے رزق دیتا ہے اور جس کے لیے چاہتا ہے کم کر دیتا ہے۔ بے شک وہ اپنے بندوں کو جاننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

اور اپنی اولاد کو مفلسی کے اندیشے سے قتل نہ کرو۔ ہم انہیں بھی روزی دیتے ہیں اور تمہیں بھی۔ بے شک انہیں قتل کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔

اور زنا کے قریب نہ جاؤ، وہ بے حیائی ہے اور برا راستہ ہے۔

اور جس جان کو اللہ نے محترم ٹھہرایا ہے اسے ناحق قتل نہ کرو۔ جس شخص کو ناحق قتل کیا جائے تو ہم نے اس کے وارث کو قصاص کے مطالبے کا اختیار دیا ہے۔ لہٰذا اُسے چاہیے کہ وہ قصاص لینے میں کسی طرح کی زیادتی نہ کرے۔ کیونکہ قانون میں اس کی دادرسی کی گئی ہے۔

اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر ایسے طریقے سے جو یتیم کے حق میں بہتر ہو۔ پھر جب وہ جوان ہو جائے تو اس کی امانت اس کے حوالے کر دو۔

اور دیکھو، عہد کو پورا کرو۔ بے شک عہد کی پوچھ ہوگی۔

اور جب کوئی چیز ناپ کر دو تو پوری ناپو اور ٹھیک ترازو سے تول کر دو۔ یہی طریقہ بہتر ہے اور اس کا انجام اچھا ہے۔

اور ایسی چیز کے پیچھے نہ لگو جس کی تمہیں خبر نہیں۔ بے شک کان، آنکھ اور دل سب کے بارے میں باز پرس ہوگی۔

اور زمین پر اکڑ کر نہ چلو۔ تم اس طرح نہ تو زمین کو پھاڑ سکتے ہو اور نہ تم پہاڑوں کی لمبائی کو پہنچ سکتے ہو۔ یہ سارے برے کام تمہارے رب کے نزدیک ناپسندیدہ ہیں۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(تفسیری) ترجمہ قرآن مجید

مترجم : پروفیسر مولانا محمد رفیق چودھری

یہ بنیادی طور پر ترجمہ اور تفسیر کا حسین امتزاج ہے جس کو تفسیری ترجمہ قرآن مجید کا نام دیا گیا ہے۔ یہ بامحاورہ تفسیری ترجمہ اس اعتبار سے بالکل جدید اور منفرد ہے کہ اسے پڑھتے ہوئے ایک عام قاری کو کسی تفسیر یا حاشیے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی اور وہ مطالب قرآنی کو بسہولت سمجھتا چلا جاتا ہے اس کے علاوہ اس تفسیری ترجمے میں درج ذیل خصوصیات پائی جاتی ہیں۔

۱۔ یہ نہایت آسان، سلیس اور رواں ترجمہ ہے

۲۔ یہ باہم مربوط، شگفتہ اور پرتاثیر عبارت رکھتا ہے

۳۔ اس میں حسب موقع وضرورت پیراگرافنگ کی گئی ہے

۴۔ اس میں اردو کے جملے رموز اوقاف کا لحاظ رکھا گیا ہے مگر خلوط وحدانی کی مصلحت کے تحت استعمال نہیں کیا گیا

۵۔ اس میں قرآن مجید کے اندر وارد تمام ضمائر کے مراجع واضح کر دیے گئے ہیں

۶۔ اس میں ہر جگہ مخاطبین کی تعیین کی گئی ہے

مکتبہ قرآنیات، لاہور

یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ادارے کی دیگر اہم کتب

مکتبہ قرآنیات لاہور

یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار